ماہنامہ
خالد
ربوہ
تبلیغ 1357 ہش
فروری 1978ء
ایڈیٹر
حافظ مظفر احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فاستبقوا الخیرات

• "تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں"۔
(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

• "قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"
(المصلح الموعودؓ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ خالد ربوہ

جلد ۲۵ نمبر ۲

تبلیغ ۱۳۵۷ ہش

فروری ۱۹۷۸ء

ایڈیٹر
حافظ مظفر احمد

ناشرین
• بشارت احمد محمود • ملک خالد محمود
• محمد الیاس منیر • سید حسین احمد

الفہرس

چندہ سالانہ دس روپیہ • قیمت ایک روپیہ

• پبلشر: محمد شفیق قیصر • پرنٹر: سید عبدالحی • مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ • مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ خالد دارالصدر جنوبی ربوہ

پیشگوئی مصلح موعود (رض)

۲۰ر فروری کا دن جماعت احمدیہ میں ہر سال "یوم مصلح موعود" کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اس تاریخی دن کا پس منظر و پیش منظر کچھ اس طرح ہے۔

خدائی نوشتوں اور الہامی پیشگوئیوں کے مطابق چودھویں صدی کے سر پر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔

یہ وہ زمانہ تھا جب تمام غیر مذاہب پوری قوت کے ساتھ اسلام پر حملہ آور ہو رہے تھے۔ آریہ اور برہمو سماج کے علاوہ عیسائی اس مخالفت میں پیش پیش تھے

ان تابڑ توڑ حملوں کی تاب نہ لا کر دین اسلام کی حالت ایک بے کس مظلوم اور بیمار کی سی تھی اور کفر کی طغیانی ہر سمت میں جوش مار کر بڑھتی چلی آ رہی تھی۔

تب اسلام کے بطلِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دفاعِ اسلام کا بیڑا اٹھایا۔ آپ نے ۱۸۸۴ء میں ایک معرکہ آرا تصنیف "براہین احمدیہ" شائع فرمائی جس میں اسلام کی صداقت ـ قرآن کی حقیقت کے زبردست اور ٹھوس دلائل سے ثابت فرمائی۔ اس عظیم الشان کتاب کی اشاعت سے اسلام پر حملہ آور ہونے والے مذاہب میں ایک تہلکہ مچ گیا اور انہیں یہ فکر پڑ گئی کہ کہیں اسلام غالب نہ آ جائے۔ نتیجۃً سب نے مل کر اسلام کی مخالفت تیز کر دی۔ اور طرہ تو یہ ہے کہ خود مسلمان بھی اس مخالفت میں شریک ہو گئے۔

انہی دنوں قادیان کے آریوں نے حضورؑ کے نشان نمائی کے اعلان پر نشان کا مطالبہ کیا چنانچہ ان حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چالیس دن تک کسی مقام پر چلہ کرنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور اسلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے تائیداتِ الٰہیہ حاصل کرنے کے لئے خاص دعائیں کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ اس غرض کے لئے آپ ۲۲ر جنوری بروز جمعہ ہوشیارپور پہنچے اور شیخ مہر علی صاحب کے طویلہ کے بالاخانے میں چالیس دن تک اللہ تعالیٰ کے حضور علیحدگی میں دعائیں کیں۔ اس دوران آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بعض عظیم الشان انکشافات ہوئے جن کی بنا پر ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کو ہفتہ کے دن ہوشیارپور میں ہی آپ نے ایک اشتہار لکھا اور اسے شائع

کر کے مختلف علاقوں میں بھجوا دیا۔ اس اشتہار میں
آپؑ نے ایک موعود اور اولوالعزم فرزند
اور روحانی برکات کے حامل ایک لڑکے کے عطا ہونے
کی الٰہی بشارت کا اعلان فرمایا۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔
"خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے
...... مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ:۔
میں تجھے ایک رحمت کا نشان
دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے
مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات
کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت
سے بپایہ قبولیت جگہ دی (اور تیرے
سفر کو جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا
سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔
سو قدرت اور رحمت اور قربت کا
نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور
احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے
اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے
اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ
کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت
کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو
قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں تا
دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا
مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی
تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور
باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ
جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر
ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا
وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ
ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود
پر ایمان لاتے اور خدا کے دین اور
اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول
محمد مصطفیٰ ؐ کو انکار اور تکذیب
کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی
نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر
ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک
وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا
ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔
اور وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی
ذریت و نسل ہو گا۔ خوبصورت پاک
لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام
عمانوایل اور بشیر بھی ہے اس کو
مقدس روح دی گئی ہے اور وہ
رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے
مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے
اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے
آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب
شکوہ اور عظمت و دولت ہو گا
وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی
نفس اور روح الحق کی برکت سے

بہتوں کو بیماری سے صاف کرے گا
وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت
و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے
بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم
ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و
باطنی سے پر کیا جائے گا اور وہ تین کو
چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی
سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے
مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند
گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْاَوَّلِ
وَالْاٰخِرِ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ
الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ
مِنَ السَّمَاءِ جس کا نزول بہت
مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا
موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔
جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے
عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں
اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ
اس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد
بڑھے گا اور زمین کے کناروں تک
شہرت پائے گا اور قومیں اس سے
برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ
آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔
وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا
(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء تبلیغ رسالت جلد اول)

اس عظیم الشان پیشگوئی کے مطابق حضرت
مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں
پیدا ہوئے۔ اس پیشگوئی کے جملہ اوصاف آپ
کی ذات بابرکات میں چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں
(جن کی تفصیل کا موقع نہیں)

۱۹۴۴ء میں خدا تعالیٰ سے اشارہ پاکر
حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رض نے "مصلح موعود"
ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ جس کی ابتدا آپ رض نے
ہوشیار پور کے ایک جلسہ سے کی۔ اس جلسہ سے
خطاب کرتے ہوئے آپ رض نے فرمایا:۔

"غرض آج میں نے اپنے فرض کو
ادا کر دیا اور میں نے سب لوگوں کو
بتا دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کی وہ پیشگوئی جو آپ نے اپنے
ایک لڑکے کے متعلق فرمائی تھی
اور جس میں بتایا تھا کہ وہ زمین
کے کناروں تک شہرت پائے گا
میرے ذریعہ پوری ہو چکی ہے اور
میں ہی آپ کا وہ موعود بیٹا
ہوں۔ جس کا اس اشتہار میں ذکر
کیا گیا تھا۔ جو آپ نے ۲۰ فروری
۱۸۸۶ء کو شائع کیا۔"

اس کے بعد لاہور، لدھیانہ اور دہلی میں مصلح موعود
کے جلسوں میں بھی آپ نے پر شوکت اعلانات
فرمائے:۔ (باقی صفحہ ۴۲ پر دیکھیں)

شذرات

ملکی اخبارات اور ہمارا جلسہ سالانہ

جناب محمد شفیع اشرف ناظم شعبہ اطلاعات جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان اور اس کا غیر معمولی فضل ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ۸۵ واں مقدس اور بین الاقوامی سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷ اور ۲۸ دسمبر ۱۹۷۷ء کو نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ منعقد ہوا۔ اور احباب جماعت نے اللہ تعالیٰ کے ایک زبردست تائیدی نشان کو دیکھ کر بجا طور پر اپنے ایمان و ایقان میں غیر معمولی اضافہ اور خاص جلاء اور قوت محسوس کی۔

مختلف نوعیت کی مشکلات کے باوجود جلسہ کی غیر معمولی حاضری اور غیر معمولی کامیابی حقیقتاً اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے اور اس پر ہم جس قدر بھی شکریہ ادا کریں کم ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ان غیر معمولی فضلوں کا ایک پہلو ملکی پریس کے ساتھ رابطہ کی شکل میں بھی ہمارے سامنے آیا۔ نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے ہر سال جلسہ کی پبلسٹی کے لئے پریس کے ساتھ رابطہ رکھا جاتا ہے۔ الحمد للہ کہ اس سال کراچی، کوئٹہ، لاہور، ملتان، راولپنڈی، سرگودھا وغیرہ مقامات اور بیرونی ممالک سے بھی کئی صحافی اور فوٹو گرافر جلسہ میں تشریف لائے اور ملک کی نیوز ایجنسیوں اور قریباً تمام ممتاز اخبارات نے جلسہ کی خبریں اور تصاویر شائع کیں۔ خصوصاً سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصاویر اور تقاریر کو خاص اہمیت دی۔ ہم ایسے تمام اخبارات اور نیوز ایجنسیوں اور جلسہ

میں شریک ہونے والے صحافی حضرات کے ممنون اور شکر گزار ہیں۔ کہ انہوں نے ہمارے ساتھ تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اس کی نیک جزا عطا فرمائے اور ملک اور قوم اور انسانیت کی بہتر سے بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے!

جلسہ کے انعقاد سے قبل جن اخبارات نے جلسہ کی خبریں شائع کیں اُن میں پاکستان ٹائمز، امروز، مشرق، مساوات، نوائے وقت، حیاتِ آزاد، سیاست، مغربی پاکستان، سعادت، وفاق، ڈان، کسن، جنگ اور تعمیر شامل ہیں۔

جلسہ کے دوران اور اس کے بعد جلسہ کی تفصیلی خبریں بھی قریباً تمام اخبارات میں شائع ہوئیں۔ ابھی تک جن اخبارات کے تراشے ہمیں موصول ہوئے ہیں وہ احباب کی اطلاع۔ دعا اور ریکارڈ کی غرض سے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اگر ان کے علاوہ بھی کسی اخبار میں کسی دوست نے جلسہ کی خبر دیکھی ہو تو مہربانی کر کے اس کے تراشہ یا کم از کم اس کے حوالہ سے ہمیں مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ شکریہ ——— !

روزنامہ "امروز" لاہور

روزنامہ امروز نے اپنی ۲۷ دسمبر کی اشاعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور افتتاحی اجلاس میں جلسہ گاہ کے ایک منظر کی تصویر کے ساتھ لکھا:-

"ربوہ میں جماعت احمدیہ کا سالانہ اجتماع

ربوہ۔ ۲۶ دسمبر۔ ناظم شعبہ اطلاعات انجمن احمدیہ کے ایک پریس ریلیز کے مطابق جماعت احمدیہ کے امام حافظ مرزا ناصر احمد نے آج جماعت کے ۸۵ ویں سالانہ جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے اس یقین کا اظہار کیا کہ اسلام تمام دنیا پر غالب آکر رہے گا۔ انھوں نے کہا کہ اب ایسے علاقوں میں جو کبھی عیسائیت کے مراکز تھے۔ اسلام کے حق میں ایک زبردست رَو شروع ہو گئی ہے یورپی ممالک کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ وہاں تو کئی گرجا گھروں پر "برائے فروخت" کے بورڈ لگے ہوئے ہیں اور نئی نسل بڑی تیزی سے اپنے عقائد کو خیرباد کہہ رہی ہے یہاں تک کہ کئی پادریوں نے خود موجودہ عیسائیت کے بنیادی عقائد کے خلاف کتابیں لکھی ہیں۔ آپ نے کہا کہ اسلام دنیا پر

غالب آ جائے گا لیکن کسی تلوار یا ایٹمی ہتھیار سے نہیں بلکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و احسان کے جلوے دکھا کر اور محبت اور پیار سے لوگوں کے دل جیتنے سے ایسا ہو گا

جماعت کا سہ روزہ جلسہ کل اور پرسوں بھی جاری رہے گا۔ اس جلسہ میں امریکہ، یورپ افریقہ اور جنوب مشرقی ایشیا کے کئی ممالک کے نمائندہ وفود کے علاوہ ڈیڑھ لاکھ سے زائد افراد شرکت کر رہے ہیں۔ آج کے جلسہ میں امام جماعت احمدیہ کے علاوہ صوبہ پنجاب کے امیر مرزا عبدالحق ایڈووکیٹ، جامعہ احمدیہ کے پروفیسر سید محمود احمد ناصر، شیخ عبدالقادر آف لاہور، لندن مسجد کے امام بشیر احمد خان رفیق اور صاحبزادہ مرزا انس احمد ایم اے نے تقاریر کیں۔ خواتین کے لئے الگ جلسہ کا انتظام ہے جس میں چالیس ہزار سے زائد خواتین شرکت کر رہی ہیں۔"

روزنامہ "مساوات" لاہور

روزنامہ "مساوات" اپنی ۲۷ دسمبر ۱۹۷۷ء کی اشاعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حاضرین جلسہ کی تصویر کے ساتھ "یورپ میں نئی نسل تیزی سے عیسائیت کو خیرباد کہہ رہی ہے" اور "اسلام تمام دنیا پر غالب آکر رہے گا، مرزا ناصر احمد" کے عناوین کے تحت رقمطراز ہے:-

"ربوہ ۲۶ دسمبر (پ ر) جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے آج جماعت کے ۸۵ ویں سالانہ جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے اس یقین کا اظہار کیا کہ اسلام تمام دنیا پر غالب آکر رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ اب ایسے علاقوں میں بھی جو کبھی عیسائیت کے مراکز تھے اسلام کے حق میں ایک زبردست رو شروع ہو گئی ہے اور وہاں کے لوگ باطل عقائد سے برگشتہ ہو کر اسلام کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ یورپی ممالک کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یورپ میں اب کئی گرجا گھروں پر "برائے فروخت" کے بورڈ لگے ہوئے ہیں اور نئی نسل بڑی تیزی سے اپنے عقائد کو خیرباد کہہ رہی ہے۔ کئی پادریوں نے خود موجودہ عیسائیت کے بنیادی عقائد کے خلاف کتابیں لکھی ہیں انہوں نے کہا کہ اسلام دنیا پر غالب آئے گا لیکن کسی تلوار یا ایٹمی ہتھیار سے نہیں بلکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن و احسان کے جلوے دکھا کر اور محبت اور پیار سے لوگوں کے دل جیتنے سے ایسا ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری جماعت بہت کمزور اور ناتواں ہے۔ لیکن ہمارا خدا سب طاقتوں اور قدرتوں والا ہے۔ اسی کی توفیق سے ہم مخلوق خدا کی خدمت اور اشاعت اسلام

کی ذمہ داریوں کو ادا کر سکتے ہیں۔ انھوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو غالب کرے۔ ملک کو استحکام نصیب ہو اور ہمیں تمام اوامر کی ادائیگی اور تمام نواہی سے بچنے کی توفیق عطا کرے۔ جماعت کا سہ روزہ جلسہ کل اور پرسوں بھی جاری رہے گا۔ اس جلسہ میں امریکہ، یورپ افریقہ اور جنوب مشرقی ایشیا کے کئی ممالک کے نمائندہ وفود کے علاوہ ڈیڑھ لاکھ سے زائد افراد شرکت کر رہے ہیں۔ آج کے جلسہ میں مرزا ناصر احمد کے علاوہ مرزا عبد الحق ایڈووکیٹ، پروفیسر سید محمود احمد ناصر، شیخ عبد القادر، لنڈن مسجد کے امام بشیر احمد خاں رفیق اور صاحبزادہ مرزا انس احمد نے تقاریر کیں جلسہ میں چالیس ہزار سے زائد خواتین بھی شرکت کر رہی ہیں۔"

روزنامہ مشرق لاہور

اخبار "مشرق" ۲۷ر دسمبر کی اشاعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور جلسہ گاہ کی ایک تصویر کے ساتھ لکھتا ہے:-

"جماعت احمدیہ کا اجتماع شروع ہو گیا۔

ربوہ۔ ۲۶ر دسمبر (پ ر) قادیانی جماعت کے امام حافظ مرزا ناصر احمد نے آج اپنی جماعت کے ۸۵ ویں سالانہ جلسہ میں افتتاحی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دین اسلام تمام دنیا پر غالب آکر رہے گا۔ کیونکہ وہ بہت سے مذاہب کے بڑے بڑے مراکز میں لوگ باطل عقائد سے برگشتہ ہو چکے ہیں اور انھوں نے اپنے مذاہب کے بنیادی عقائد کے خلاف کتابیں لکھ دی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ہمارا خدا بڑی قدرتوں والا ہے۔ انھوں نے ملکی استحکام کے لئے دعا کی۔ قادیانی جماعت کا سہ روزہ اجلاس کل اور پرسوں بھی جاری رہے گا۔ اس اجتماع میں غیر ممالک کے وفود بھی شریک ہیں آج کے جلسے میں، قادیانی جماعت پنجاب کے صدر مرزا عبد الحق ایڈووکیٹ، جامعہ احمدیہ کے پروفیسر محمود احمد ناصر، لندن کے مشنر بشیر احمد خان اور صاحبزادہ مرزا انس احمد نے تقریر کی۔ اس اجتماع میں خواتین کی ایک بڑی تعداد نے بھی شرکت کی۔"

روزنامہ نوائے وقت لاہور

روزنامہ "نوائے وقت" نے اپنی ۲۷ر دسمبر ۱۹۷۷ء کی اشاعت میں لکھا ہے:-

"روحانی انقلاب کی بنیاد رکھی جا چکی ہے

★ مرزا ناصر احمد

ربوہ ۲۶ر دسمبر (اے پ) جماعت احمدیہ کے امام مرزا ناصر احمد نے کہا ہے کہ تمام دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو کر رہے گا اور دیگر تمام فرقے ان کے مقلدین کی کوششوں سے ہی سرانجام پائے گا۔ انھوں نے کہا کہ روحانی انقلاب

کی بنیاد رکھی جا چکی ہے اور یورپ میں اور دیگر ممالک میں بہت سے لوگ ہمارے ساتھ شامل ہو رہے ہیں۔ ۸۵ ویں سالانہ اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مغرب کی جدید نسل اپنے عقائد سے برگشتہ ہو چکی ہے اسے ایک صداقت کی تلاش ہے اور وہ اپنی نجات کے لئے اسلام سے امیدیں وابستہ کر رہی ہے۔"

روزنامہ تعمیر راولپنڈی

روزنامہ "تعمیر" راولپنڈی نے اپنی ۲۸ دسمبر ۱۹۷۸ء کی اشاعت میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور جلسہ گاہ کی چار کالمی تصاویر دے کر "عالمی دنیا پر اسلام غالب آکر رہے گا۔ غیر مذاہب کے لوگ اسلام کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ مرزا ناصر احمد" کے زیر عنوان رقم طراز ہے۔

" ربوہ۔ ۲۷ دسمبر (ڈاک سے) جماعت احمدیہ کے امام حافظ مرزا ناصر احمد نے آج جماعت کے ۸۵ ویں سالانہ جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ اسلام تمام دنیا پر غالب آکر رہے گا اور خدا نے دنیا میں ایک عظیم روحانی اور مذہبی انقلاب کی بنیاد رکھ دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب ایسے علاقوں میں بھی جو کبھی عیسائیت کے مرکز تھے اسلام کے حق میں ایک زبردست رو شروع ہو گئی ہے اور وہاں کے لوگ باطل عقائد سے برگشتہ ہو کر اسلام کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ یورپی ممالک کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہاں تو کئی گرجا گھروں پر برائے فروخت کے بورڈ لگے ہوئے ہیں اور نئی نسل بڑی تیزی سے اپنے عقائد کو خیر باد کہہ رہی ہے یہاں تک کہ کئی پادریوں نے خود موجودہ عیسائیت کے بنیادی عقائد کے خلاف کتابیں لکھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام دنیا پر غالب آئے گا لیکن کسی تلوار یا ایٹمی ہتھیار سے نہیں بلکہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و احسان کے جلوے دکھا کر اور محبت اور پیار سے لوگوں کے دل جیتنے سے ایسا ہوگا۔ امام جماعت احمدیہ نے بیرونی ممالک سے آئے ہوئے ان وفود کی طرف بھی اشارہ کیا جو جلسہ کی سٹیج پر خاص ترتیب سے بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ لوگ دنیا میں ظہور پذیر ہونے والے اسلامی انقلاب کے ہراول دستے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری جماعت بہت کمزور اور ناتواں ہے لیکن ہمارا خدا سب طاقتوں اور قدرتوں والا ہے۔ اس کی توفیق سے ہم مخلوق خدا کی خدمت اور اشاعت اسلام کی ذمہ داریاں کو ادا کر سکتے ہیں۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو غالب کرے۔ ملک کو استحکام نصیب ہو اور ہمیں تمام اوامر کی ادائیگی اور تمام نواہی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے جماعت کا سہ روزہ جلسہ کل اور پرسوں بھی جاری رہے گا۔ اس جلسہ میں امریکہ، یورپ، افریقہ،

اور جنوب مشرقی ایشیاء کے کئی ممالک کے نمائندہ وفود کے علاوہ ڈیڑھ لاکھ سے زائد افراد شرکت کر رہے ہیں۔ آج کے جلسہ میں امام جماعت احمدیہ کے علاوہ صوبہ پنجاب کے امیر مرزا عبد الحق ایڈووکیٹ، جامعہ احمدیہ کے پروفیسر سید محمود احمد ناصر، مشہور محقق اور مصنف شیخ عبد القادر آف لاہور، لنڈن مسجد کے امام بشیر احمد خان رفیق اور صاحبزادہ مرزا انس احمد ایم اے نے تقاریر کیں۔ خواتین کے لئے الگ جلسہ کا انتظام ہے جس میں چالیس ہزار سے زائد خواتین شرکت کر رہی ہیں۔ اس جلسہ میں جماعت کی اہل علم خواتین تقاریر کر رہی ہیں۔"

۲۷ دسمبر ۱۹۷۷ء

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ۲۷ دسمبر ۱۹۷۷ء کی کارروائی بھی ملکی اخبارات نے تفصیل کے ساتھ شائع کی۔ چند اخبارات کے تراشے درج ذیل ہیں:-

روزنامہ امروز لاہور

روزنامہ امروز لاہور نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور جلسہ گاہ کی تصویر کے ساتھ [illegible] ڈاکٹر [illegible] امریکہ کی [illegible] ۲۹ دسمبر ۱۹۷۷ء کی اشاعت [illegible]

لکھتا ہے:-

"ربوہ۔ ۲۸ دسمبر۔ امام جماعت احمدیہ حافظ مرزا ناصر احمد نے اعلان کیا ہے کہ ان کی جماعت کئی غیر ملکی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اور اسلامی لٹریچر کے علاوہ قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کے دس لاکھ نسخے افریقہ میں تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جماعت کے سالانہ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ بیرونی ممالک میں اسلامی لٹریچر کی اشاعت کے لئے وہ دو ملکوں میں جدید نوعیت کے دو بڑے پریس بھی نصب کر رہے ہیں۔ نیز اس سال [illegible] زبانوں میں کئی اسلامی کتب کے تراجم ہوئے ہیں نئی مساجد اور ۲۰ نئے مشن ہاؤس تعمیر کئے گئے ہیں اور کئی مساجد زیر تعمیر ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس سال کینیڈا میں مسجد کے لئے ساڑھے چھ ایکڑ زمین خریدی جا چکی ہے اسی طرح سپین میں جہاں کبھی صدیوں تک اسلام کا جھنڈا لہراتا رہا ہے مسجد کی تعمیر کا منصوبہ مکمل ہو چکا ہے۔ امام جماعت احمدیہ نے بتایا کہ اس سال جلسہ میں اکتیس ملکوں کے وفود شرکت کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ افریقی ممالک میں جماعت کے طبی مراکز میں اب تک ساڑھے سترہ لاکھ مریضوں کا علاج کیا جا چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے اس کے لئے ہمیں ہر قسم کی قربانی دینا ہوگی۔ موجودہ اقتصادی حالات اور مہنگائی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس کی ذمہ داری غلط اور غیر اسلامی اقتصادی منصوبہ بندی پر ہے انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ حکومت کو توفیق دے کہ وہ صحیح منصوبہ بندی کر کے ملک کے عوام کی خدمت کر سکے۔"

روزنامہ مشرق لاہور

روزنامہ مشرق لاہور نے حضور ایدہ اللہ اور جلسہ گاہ کی تصویر کے ساتھ اپنی ۲۸ و ۲۹ دسمبر ۱۹۶۷ء کی اشاعتوں میں "قادیانی جماعت امریکہ میں قرآن پاک کے دس لاکھ نسخے تقسیم کرے گی" کے عنوان سے یہ خبر دی:-

"ربوہ - ۲۷ دسمبر (پ ر) قادیانی جماعت کے امام مرزا ناصر احمد نے کہا ہے کہ قادیانی جماعت قرآن کریم کے انگریزی ترجمے کے دس لاکھ نسخے امریکہ میں تقسیم کرے گی وہ قادیانی جماعت کے سالانہ جلسہ کے دوسرے روز تقریر کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس برس سالانہ جلسہ میں ۲۳ بیرونی ممالک کے نمائندے شریک ہیں۔ انہوں نے قادیانی جماعت کے ارکان کو قرآن مجید حفظ کرنے اور اس کا ترجمہ سیکھنے کی تاکید کی۔ انہوں نے موجودہ مہنگائی کو غیر اسلامی اقتصادی منصوبہ بندی کا نتیجہ قرار دیا۔"

(مشرق ۲۸ و ۲۹ دسمبر ۱۹۶۷ء)

روزنامہ ڈان (DAWN) کراچی

کراچی کا انگریزی روزنامہ "ڈان" (DAWN) اپنی ۲۸ دسمبر کی اشاعت میں "AHMEDIS TO DISTRIBUTE ONE MILLION COPIES OF QURAN ABROAD" (احمدی قرآن کریم کے دس لاکھ نسخے پاکستان سے باہر تقسیم کریں گے) کے عنوان سے لکھتا ہے:-

"RABWAH. Dec, 27: Chief of the Ahmadia Jamaat Mirza Nasir Ahmad. narrated on the second day of the annual meeting, here today, educational activities of his Jamaat in foreign countries and disclosed it intended to distribute 10 lakh copies of the English version of the Quran in America, says a press release.

He said that the Ahmadia Jamaat was also installing two most

آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ بیرونی ممالک میں دو جدید ترین پرنٹنگ پریس لگانے کا بھی ارادہ رکھتی ہے۔ آپ نے مزید بتایا کہ اسی سال مختلف اسلامی کتابوں کے نو زبانوں میں تراجم شائع کئے گئے ہیں، چار نئی مساجد اور دو مشن ہاؤس تعمیر کئے جا چکے ہیں اور کئی مساجد زیر تعمیر ہیں۔ آپ نے بتایا کہ ساڑھے چھ ایکڑ زمین کینیڈا میں مسجد کی تعمیر کے لئے حاصل کر لی گئی ہے۔ اور اسپین میں ایک مسجد کا منصوبہ مکمل کر دیا گیا ہے۔"

۲۸ دسمبر ۱۹۷۷ء

جلسہ سالانہ کے آخری روز یعنی ۲۸ دسمبر ۱۹۷۷ء کی کارروائی کی رپورٹ دیتے ہوئے اخبارات نے لکھا:-

روزنامہ امروز لاہور نے اپنی ۳۰ دسمبر کی اشاعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اختتامی خطاب پر تحریر کیا:-

"بنی نوع انسان سے محبت ہمارا فرض ہے

—— مرزا ناصر احمد

ربوہ۔ ۲۹ دسمبر جماعت احمدیہ کے امام مرزا ناصر احمد نے زور دیا ہے کہ انسان کو اپنے خدا سے عبودیت اور پیار کا تعلق قائم کرنے کے لئے ہمیشہ کوشاں

modern big printing presses in two foreign countries. This year, he added, translations into nine languages of various Islamic books were published four new mosques and two mission houses constructed and as many mosques were under construction

He said six and a half acres of land had been acquired in Canada for the construction of a mosque and the project for the one in Spain had been completed. — P.P.I."

ربوہ۔ ۲۷ دسمبر۔ ایک پریس ریلیز کے مطابق امام جماعت احمدیہ مرزا ناصر احمد نے سالانہ جلسہ کے دوسرے روز یہاں اپنی جماعت کی بیرونی ممالک میں تعلیمی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے امریکہ میں انگریزی ترجمہ قرآن کریم کے دس ہزار نسخے تقسیم کرنے کا اعلان فرمایا ہے

رہنا چاہیئے کیونکہ انسان کی پیدائش کی غرض یہی ہے
اپنی جماعت کے ۸۵ ویں سالانہ جلسہ میں اختتامی
تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ یہ اسلام کا
احسان ہے کہ اس نے نہ صرف مسلمانوں بلکہ ہر
انسان کے حقوق مقرر کئے ہیں اور اس پر کسی
عقیدہ مذہب یا نیک و بد کا امتیاز نہیں رکھا
رسول اکرمؐ نے بنی نوع انسان کے لئے اپنا پیار
اس طرح بانٹا ہے کہ آپؐ سے زیادہ سخی کوئی
نظر نہیں آتا آپ کے متبع ہونے کی حیثیت سے
ہمارا فرض ہے کہ سب انسانوں سے پیار کریں
اور ان کے دکھ درد میں ان کا ہاتھ بٹائیں۔ مرزا
ناصر احمد نے اپنی جماعت کے افراد کو خاص طور پر
اسی بارے میں تاکید کی کہ وہ خدا کے ساتھ اپنے
عہد پر مضبوطی سے قائم رہیں۔ جلسہ کے اختتام
پر امام جماعت احمدیہ نے حاضرین کے ساتھ اسلام
کی سربلندی اور نوع انسانی کی بھلائی کے لئے دعا
کی جلسہ میں پاکستان کے مختلف علاقوں سے
دو لاکھ احمدیوں کے علاوہ انگلستان، بیرونی ملکوں کے
نمائندہ وفود بھی شریک ہوئے۔"

روزنامہ مشرق لاہور

روزنامہ "مشرق" اپنی ۳۰ دسمبر ۱۹۷۷ء کی اشاعت
میں "قادیانی جماعت کے سالانہ جلسے میں اسلام کی سربلندی
کے لئے دعا" کے زیر عنوان لکھتا ہے :-
"ربوہ ۲۹ دسمبر (پ-ر) قادیانی جماعت کے
امیر مرزا ناصر احمد نے کہا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ
علیہ وسلم انسانیت کے محسن اعظم ہیں انہوں
نے اپنی جماعت کے ارکان کو تلقین کی کہ وہ بنی نوع
انسان کی بلا امتیاز خدمت کریں مرزا ناصر احمد
آج اپنی جماعت کے سہ روزہ سالانہ اجتماع
کے آخری اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں
نے کہا کہ قرآنی تعلیمات کی روشنی میں ہر انسان کو
اپنے خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے
کوشاں رہنا چاہیئے۔ جلسہ کے اختتام سے قبل
قادیانی جماعت نے اسلام کی سربلندی اور نوع
انسان کی بھلائی کے لئے خاص دعائیں کیں۔"

"THE PAKISTAN TIMES"
روزنامہ پاکستان ٹائمز لاہور

روزنامہ پاکستان ٹائمز اپنی ۳۰ دسمبر کی اشاعت
میں زیر عنوان "DAYS OF ISLAMIC
SUPREMACY NEAR." (یعنی "اسلام
کے غلبہ کے دن قریب ہیں" لکھتا ہے :-

"RABWAH, Dec. 29: "The days of Islamic supremacy are coming vey near and you should serve humanity without consideration of caste, creed or colour." the chief of Jamaat-i-Ahmadiya.

Hafiz Mirza Nasir Ahmad said in his address to the concluding session of the annual convention here today.

The convention was attended by two delegates including 87 foreign delegates — P.T."

"غلبۂ اسلام کے دن قریب تر آ رہے ہیں اور آپ کو ذات پات، مذہب و ملّت اور رنگ و نسل کے امتیاز کے بغیر انسانیت کی خدمت کرنی چاہیئے"

امام جماعت احمدیہ حافظ مرزا ناصر احمد نے آج سالانہ جلسہ کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے یہ بات کہی۔

جلسہ میں دو لاکھ حاضرین نے شرکت کی جس میں ۸۷ بیرونی نمائندے بھی شامل تھے"

روزنامہ مشرق لاہور

روزنامہ "مشرق" اپنے لوکل ایڈیشن مورخہ ۲۹؍دسمبر میں "نوعِ انسان کی خدمت کو شعار بنایا جائے۔ قادیانیوں کے سالانہ اجتماع میں مرزا ناصر احمد کی تقریر" کے زیرِ عنوان رقمطراز ہے:۔

"ربوہ ۔ ۲۸؍دسمبر (پ ۔ ر) قادیانی جماعت کے امیر مرزا ناصر احمد نے کہا ہے کہ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم انسانیت کے محسنِ اعظم ہیں انہوں نے اپنی جماعت کے ارکان کو تلقین کی کہ وہ بنی نوع انسان کی بلا امتیاز خدمت کریں مرزا ناصر احمد آج اپنی جماعت کے سہ روزہ سالانہ اجتماع کے آخری اجلاس سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ قرآنی تعلیمات کی روشنی میں ہر انسان کو اپنے خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کوشاں رہنا چاہیئے۔ جلسہ کے اختتام سے قبل قادیانی جماعت نے اسلام کی سربلندی اور نوعِ انسان کی بھلائی کے لئے خاص دعائیں کیں"۔

یہی خبر مشرق کے ۳۰؍دسمبر کے ڈاک ایڈیشن میں دوبارہ شائع کی گئی ہے۔

روزنامہ حیات لاہور

روزنامہ حیات نے اپنی ۳۰؍دسمبر ۷۷ء کی اشاعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جلسہ گاہ کی تصویر نمایاں طور پر چار کالموں میں دے کر تین شہ سرخیوں (۱) "انسان کو اپنے خدا کے ساتھ عبودیت کا تعلق قائم کرنے کے لئے کوشاں رہنا چاہیئے" (۲) اسلام نے انسانی حقوق کے لیے کسی مذہب کا امتیاز روا نہیں رکھا" (۳) جماعت احمدیہ کے ۸۵ ویں سالانہ جلسہ میں مرزا ناصر احمد کی اختتامی تقریر" کے تحت یہ رپورٹ شائع کی ہے:۔

"ربوہ ۔ ۲۹؍دسمبر ۔ امام جماعت احمدیہ حافظ مرزا ناصر احمد

نے اس امر پر زور دیا ہے کہ قرآنی تعلیمات کی روشنی میں ہر انسان کو اپنے خدا کے ساتھ عبودیت اور پیار کا تعلق قائم کرنے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہنا چاہیئے۔ وہ آج یہاں اپنی جماعت کے ۸۵ ویں سہ روزہ سالانہ جلسہ کے آخری روز تقریر کر رہے تھے انھوں نے کہا کہ انسانی پیدائش کی غرض یہی ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو صلاحیتیں اور طاقتیں بھی ودیعت کی ہیں۔ نوع انسان کی عزت و حرمت کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسلام کا یہ احسان ہے کہ اس نے نہ صرف مسلمان بلکہ ہر انسان کے حقوق کو قائم کیا ہے اور اس میں کسی عقیدت، مذہب یا نیک و بد کا امتیاز نہیں رکھا۔ آپ نے قرآنی آیات اور احادیث سے حوالہ دیتے ہوئے بڑی تفصیل کے ساتھ بتایا کہ اسلام نے کس طرح نوع انسان بلکہ حیوانات، نباتات اور جمادات تک کے حقوق مقرر کر کے ان کی حفاظت کے سامان کئے ہیں۔ انھوں نے کہا ہے کہ امت محمدیہ "خیرات" (خیر امت) ہے جسے اللہ تعالیٰ نے سب انسانوں کی بھلائی کے لئے کھڑا کیا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نوع انسان کے لئے اپنے پیار کو اس طرح بانٹا ہے کہ آپ سے زیادہ سخی ہمیں کوئی نظر نہیں آیا۔ آپ فی الحقیقت انسانیت کے محسن اعظم ہیں۔ آپ کے متبع ہونے کی حیثیت سے ہم سب کا یہ غرض ہے کہ ہم سب انسانوں سے پیار کریں لو ان کے دکھ درد میں ان کا ہاتھ بٹائیں۔ آپ نے اپنی جماعت کے افراد کو خاص طور پر تاکید کی ہے کہ وہ خدا کے ساتھ اپنے کئے ہوئے عہد پر مضبوطی سے قائم رہیں اور اپنے رب سے ڈرتے ہوئے تمام لوگوں کے حقوق کو پورا پورا ادا کرتے رہیں اور بنی نوع انسان کی بلا امتیاز خدمت کریں۔ امام جماعت احمدیہ کی اس تقریر کے ساتھ ہی جماعت کا سہ روزہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ جلسہ میں پاکستان کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے دو لاکھ احمدیوں کے علاوہ ۳۱ بیرونی ممالک کے نمائندہ وفود نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کے اختتام سے قبل امام جماعت احمدیہ نے حاضرین سمیت اسلام کی سربلندی اور نوع انسان کی بھلائی کے لئے خاص دعائیں کیں۔"

روزنامہ سیاست لاہور

روزنامہ سیاست نے اپنی ۳۰ دسمبر کی اشاعت میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور جلسہ گاہ کی تصویر کے ساتھ "اسلام نے نہ صرف مسلمان بلکہ ہر انسان کے حقوق کو قائم کیا ہے"، "جماعت احمدیہ کے سہ روزہ جلسہ کے اختتامی اجلاس (میں) مرزا ناصر کا خطاب" کے عناوین کے بعد لکھا:۔

"ربوہ۔ ۲۹ دسمبر (پ ر) امام جماعت احمدیہ حافظ مرزا ناصر احمد نے اس امر پر زور دیا ہے

کہ قرآنی تعلیمات کی روشنی میں ہر انسان کو اپنے خدا کے ساتھ عبودیت اور پیار کا تعلق قائم کرنے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہنا چاہیئے۔ وہ یہاں اپنی جماعت کے ۸۵ ویں سہ روزہ سالانہ جلسہ کے آخری روز تقریر کر رہے تھے۔ انھوں نے کہا کہ انسانی پیدائش کی غرض بھی یہی ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو صلاحیتیں اور طاقتیں بھی ودیعت کی ہیں۔ نوع انسان کی عزت و حرمت کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ اسلام کا یہ احسان ہے کہ اس نے نہ صرف مسلمان بلکہ ہر انسان کے حقوق کو قائم کیا ہے اور اس میں کسی عقیدہ، مذہب یا نیک و بد کا امتیاز نہیں رکھا آپ نے قرآنی آیات سے حوالے دیتے ہوئے بڑی تفصیل کے ساتھ بتایا کہ اسلام نے کس طرح نوع انسان بلکہ حیوانات، نباتات اور جمادات تک کے حقوق مقرر کر کے ان کی حفاظت کے سامان کئے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ امتِ محمدیہ "خیر امت" ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے سب انسانوں کی بھلائی کے لئے کھڑا کیا ہے۔ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی نوع انسان کے لئے اپنے پیار کو اس طرح بانٹا ہے کہ آپؐ سے زیادہ سچی ہمیں کوئی نظر نہیں آتا۔ آپ فی الحقیقت انسانیت کے محسنِ اعظم ہیں۔ آپؐ کے متبع ہونے کی حیثیت سے ہم سب کا یہ فرض ہے کہ ہم سب انسانوں سے پیار کریں اور ان کے دکھ درد میں ان کا ہاتھ بٹائیں

آپ نے اپنی جماعت کے افراد کو خاص طور پر تاکید کی کہ وہ خدا کے ساتھ اپنے کئے ہوئے عہد پر مضبوطی سے قائم رہیں اور اپنے رب سے ڈرتے ہوئے تمام لوگوں کے حقوق کو پورا پورا ادا کرتے رہیں اور بنی نوع انسان کی بلا امتیاز خدمت کریں امام جماعت احمدیہ کی اس تقریر کے ساتھ جماعت کا سہ روزہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ جلسہ میں پاکستان کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے دو لاکھ احمدیوں کے علاوہ (۳۱ بیرونی ممالک کے نمائندہ وفود نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کے اختتام سے قبل امام جماعت احمدیہ نے حاضرین سمیت اسلام کی سربلندی اور نوعِ انسان کی بھلائی کے لئے خاص دعائیں کیں۔"

روزنامہ مغربی پاکستان لاہور

"ہر انسان کو اپنے خدا کے ساتھ پیار کا تعلق قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے" اس عنوان کے تحت، روزنامہ مغربی پاکستان اپنی ۳۰ر دسمبر ۷۷ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے:۔

"ربوہ۔ ۲۹ر دسمبر (پ ر) امام جماعت احمدیہ حافظ مرزا ناصر احمد نے اس امر پر زور دیا ہے کہ قرآنی تعلیمات کی روشنی میں ہر انسان کو اپنے خدا کے ساتھ عبودیت اور پیار کا تعلق قائم کرنے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہنا چاہیئے۔ وہ یہاں اپنی جماعت کے ۸۵ ویں سہ روزہ سالانہ جلسہ

کے آخری روز تقریر کر رہے تھے انھوں نے
کہا کہ انسانی پیدائش کی غرض بھی یہی ہے اور
اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو صلاحیتیں
اور طاقتیں بھی ودیعت کی ہیں انھوں نے نوعِ
انسان کی عزت و حرمت کا ذکر کرتے ہوئے
کہا کہ اسلام کا یہ احسان ہے کہ اس نے
نہ صرف مسلمان بلکہ ہر انسان کے حقوق کو
قائم کیا ہے اور اس میں کسی عقیدے مذہب
یا نیک و بد کا امتیاز نہیں رکھا۔ انھوں نے
اپنی جماعت کے افراد کو خاص طور پر تاکید
کی کہ وہ خدا کے ساتھ اپنے کئے ہوئے عہد
پر مضبوطی سے قائم رہیں اور اپنے رب سے
ڈرتے ہوئے تمام لوگوں کے حقوق کو پورا
پورا ادا کرتے رہیں اور بنی نوع انسان کی
بلا امتیاز خدمت کریں۔"

روزنامہ اعلان کراچی

کراچی کا اخبار روزنامہ "اعلان" اپنی ۲۸ دسمبر
کی اشاعت میں "بندہ اکرمؐ کی اتباع میں ہمیں سب
انسانوں سے پیار کرنا چاہیئے" "اسلام نے ہر انسان
کے حقوق کا تعین کیا۔ مرزا ناصر احمد" کے عنوانات
کے ساتھ لکھتا ہے۔

"ربوہ - ۲۷ دسمبر (اپ پ) امام جماعت
احمدیہ مرزا ناصر احمد صاحب نے امر پر زور دیا ہے
کہ قرآنی تعلیمات کی روشنی میں ہر انسان کو اپنے
خدا کے ساتھ عبودیت اور پیار کا تعلق قائم
کرنے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہنا چاہیئے
وہ کل یہاں اپنی جماعت کے ۸۵ ویں سہ
روزہ سالانہ جلسہ کے آخری روز تقریر کر رہے
تھے۔ انہوں نے کہا کہ انسانی پیدائش کی غرض بھی
یہی ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر
انسان کو صلاحیتیں اور طاقتیں بھی ودیعت
کی ہیں۔ نوع انسان کی عزت و حرمت کا
ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ اسلام کا
یہ احسان ہے کہ اس نے نہ صرف مسلمان بلکہ
ہر انسان کے حقوق کو قائم کیا ہے اور اس
میں کسی عقیدے، مذہب یا نیک و بد کا
امتیاز نہیں رکھا انھوں نے قرآنی آیات اور
احادیث سے حوالہ دیتے ہوئے بڑی تفصیل
کے ساتھ بتایا کہ اسلام نے کس طرح نوع
انسان بلکہ حیوانات، نباتات اور جمادات
تک کے حقوق مقرر کر کے ان کی حفاظت کے
سامان کئے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ امت محمدیہ
خیر امت ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے سب انسانوں
کو بھلائی کے لئے بنایا ہے۔ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نوع انسان کے
لئے اپنے پیار کو اسی طرح بانٹا ہے کہ آپ سے
زیادہ سخی ہمیں کوئی نظر نہیں آتا۔ آپ
فی الحقیقت محسنِ اعظم ہیں۔ آپ کے
متبع ہونے کی حیثیت سے ہم سب کا یہ فرض

چاہئے کہ وہ سب انسانوں سے پیار کریں اور ان کے دکھ درد میں ان کا ہاتھ بٹائیں۔ انہوں نے اپنی جماعت کے افراد کو خاص طور پر تاکید کی کہ وہ خدا کے ساتھ اپنے رشتے جیسے حضور پر منکشف ہوا ہے قائم رکھیں اور اپنے رب سے محبت و شفقت سے تمام نوع کی مخلوق کو پہچانیں اور ادا کرتے ہوئے بنی نوع انسان کی بلا امتیاز خدمت کریں۔

امام جماعت احمدیہ کی اس تقریر کے ساتھ ہی جماعت کا سہ روزہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ جلسہ میں پاکستان کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے دو لاکھ احمدیوں کے علاوہ ۳۱ بیرونی ممالک کے نمائندہ وفود نے بھی شرکت کی۔

○

"یا باں شوراشوری یا بایں بے نمکی"!

جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء کے متعلق اخبارات کے اس غیر معمولی تعاون اور دلچسپی کو نہ صرف تعجب کی نظر سے دیکھا گیا۔ بلکہ بعض لوگ تو اس پر بوکھلا اٹھے

چنانچہ "نوائے وقت" ۷ر جنوری ۱۹۷۸ء کے صفحہ ۳ پر کالم "سر راہے" کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو۔ کالم نویس لکھتا ہے:۔

"ایک اور سنئیے۔ ستمبر ۱۹۷۴ء میں قومی مطالبے کے پیش نظر قادیانیوں کو آئینی ترمیم کے ذریعے غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ لیکن سال اقبال کے آخری دنوں میں ایسے ہی بیشتر اخبارات میں نہ صرف ربوہ والوں کے سالانہ جلسے کے اجتماعات کی تصاویر شائع ہوئیں ایک سرکاری نیوز ایجنسی نے ان کے "اسلام اور ان کی جانب سے "تبلیغ اسلام" کا ڈھنڈورا بھی پیٹا (ایک مختصر سی خبر اسی سرکاری ایجنسی کے حوالے سے نوائے وقت میں بھی شائع ہوئی) گویا معاملہ کچھ "یا باں شوراشوری یا بایں بے نمکی" کا سا رہا۔ جو قوم تین برس کی مختصر مدت میں اپنا کہا سنا بھلا کر اپنے ہی فیصلہ اور اقدام کے خلاف ایسے اقدام کر سکتی ہے اس کے لئے سال ۱۹۷۷ء کو ادبار کا سال نہ کہا جائے تو اور کیا نام دیا جائے!"

○

انٹرویوز

امسال بیرونی ممالک سے جلسہ پر تشریف لانے والے
مہمانوں کو ایک انگریزی سوالنامہ دیا گیا تھا۔ جس کے
نتیجہ میں ان کی آراء [illegible] کا ترجمہ
ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ (مدیر)

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں بیرونی ممالک سے

تشریف لانے والے احمدی بھائیوں کے

تأثرات

سوالات یہ تھے:-

۱- آپ کا اسم گرامی؟
۲- آپ کس ملک اور شہر سے تعلق رکھتے ہیں؟
۳- کیا ربوہ میں آپ پہلی بار تشریف لائے ہیں؟
۴- آپ نے کب اور کیسے احمدیت قبول کی؟
۵- جلسہ کے بارے میں آپ کے تأثرات کیا ہیں؟
۶- جلسہ کے دوران اور بعد میں کس چیز نے آپ کو زیادہ متاثر کیا؟
۷- آپ نے ربوہ شہر اور اس کے مکینوں کو کیسا پایا؟

۸۔ جلسہ کے وسیع انتظامات کے بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟

۹۔ جلسہ کے دوران آپ کو کسی قسم کی دقت کا سامنا تو نہیں کرنا پڑا؟

۱۰۔ کیا پاکستانی کھانے آپ کو پسند آئے؟ کونسا کھانا آپ کو زیادہ پسند ہے؟

۱۱۔ جلسہ میں کام کرنے والے کارکنوں کے بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟

۱۲۔ کیا آپ اس جلسہ میں پہلی بار شامل ہوئے۔ اگر نہیں تو کیا یہ جلسہ پہلے کی نسبت بہتر ہے؟ کس لحاظ سے؟

۱۳۔ حضور ایدہ اللہ سے آپ کی ملاقات کیسی رہی؟ اور کس بات سے آپ زیادہ متاثر ہوئے؟

۱۴۔ کیا ہم آپ کی پہلے سے زیادہ بہتر خدمت کر سکتے ہیں؟ — کوئی تجویز؟

جناب ہدایت اللہ ہیوبش

- میرا نام ہدایت اللہ ہیوبش ہے
- میں فرانکفورٹ مغربی جرمنی کا رہنے والا ہوں ربوہ چوتھی بار آیا ہوں۔
- میں تو خدا کے فضل سے پرانا پکا مسلمان تھا۔ جب فرانکفورٹ کی مسجد نور سے میرا رابطہ ہوا تو اس وقت کے مشنری محترم مسعود احمد صاحب جہلمی بڑی گرمجوشی کے ساتھ مجھ سے پیش آئے اور کچھ عرصہ کے بعد مجھے احمدیت قبول کرنے کی دعوت دی۔
- جلسہ سالانہ پر نہایت عمدہ انتظام کیا جاتا ہے اور جلسہ میں شامل ہونے والے بہت اعلیٰ تنظیم و ضبط کا مظاہرہ کرتے ہیں۔
- مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا میں ایک بہت بڑے کنبے میں رہ رہا ہوں جہاں کوئی اجنبی نہیں ہے۔
- ربوہ ایک پُرسکون اور چھوٹا سا شہر ہے اور اس کے مکین بہت ملنسار اور وسیع القلب ہیں۔
- جلسہ کے انتظامات بہترین طریق پر کئے جاتے ہیں بغیر کسی چیز کے ضیاع اور بغیر کسی تاخیر کے۔
- مجھے اپنے قیام کے دوران کوئی تکلیف یا دقت محسوس نہیں ہوئی۔
- مجھے پاکستانی کھانے پسند ہیں خاص طور پر قیمہ اور کوفتے زیادہ پسند کرتا ہوں۔
- رضاکار اپنی بے لوث اور انتھک خدمت کے لئے داد تحسین کے لائق ہیں —— مجھے آپ لوگوں سے محبت ہے۔

- گزشتہ سال کی نسبت امسال میرا قیام بوجہ میری صحت کی بہتری کے زیادہ خوشگوار رہا۔
- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میری ملاقاتیں مسرّت اور فدائیت کے جذبات سے لبریز ہیں۔ میں حضور کی ہمیشہ مسکراتی اور خوشگوار طبیعت سے بہت متاثر ہوا ہوں۔
- احمدیت کا یہ منفرد جلسہ ہمارے لئے بہت ہی مسرت کا موجب ہے۔

"کیا ہم آپ کی مزید کوئی خدمت کر سکتے ہیں؟" اس سوال کے جواب میں جناب ہیولیشں نے لکھا کہ:

- اگر آپ مجھے خدمت کا موقع دیں تو یہی آپ کی بڑی خدمت ہوگی۔

جنابِ بشارت احمد اللہ بخش

- میرا نام بشارت احمد اللہ بخش ہے۔
- میں ماریشس کا باشندہ ہوں۔
- پاکستان میں پہلی بار آیا ہوں۔
- میں پیدائشی احمدی ہوں۔
- جس طریق پر جلسہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔ میں اس سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ لوگ بھی نہایت عمدہ نظم و ضبط کا مظاہرہ کرتے ہیں انشاء اللہ یہ نمونہ ہمیشہ قائم رہے گا۔
- جلسہ کے جملہ انتظامات اور اہل ربوہ نے بھی مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ یہاں کے لوگوں نے ہمارے ساتھ دلی پیار کا اظہار کیا ہے۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" میں سمجھتا ہوں کہ اس پیشگوئی کے مکمل طور پر پورا ہونے کا وقت اب قریب آگیا ہے۔

- ربوہ ایک بہت اچھی جگہ ہے اور یہاں کے مکین بہت نرم دل اور ہمدرد ہیں۔

جلسہ کے انتظامات پر رائے دیتے ہوئے آپ نے تحریر فرمایا کہ:۔

- اس کے پیچھے خدا کا ہاتھ ہے۔

میرے کولہے کی ہڈی میں درد تھا اس لئے میں نے کچھ دقت محسوس کی۔

- عام پاکستانی کھانوں کی نسبت خصوصاً میٹھے کھانے مجھے پسند آئے۔

جلسہ میں کام کرنے والے کارکنوں نے اپنا کام بہت خوش اسلوبی سے انجام دیا۔

جناب بشارت احمد نے جلسہ کے انتظامات کے سلسلہ میں کچھ تجاویز بھی دی ہیں۔

- حضور ایدہ اللہ سے ملاقات میری دیرینہ خواہش تھی اور ۲۹ دسمبر جمعرات کا دن تو میں زندگی بھر نہیں بھولوں گا۔ یہ ملاقات نہایت پُرتپاک تھی اور میں اپنے وجود میں سرور کی ایک عجیب کیفیت محسوس کر رہا تھا جو میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔

مَیں حضور کے نہایت شیریں الفاظ سے متأثر ہوا ہوں۔ آپ کے چہرۂ مبارک پر ہر وقت مسکراہٹ کھیلتی رہتی ہے۔

یہ ایک خدائی جلسہ ہے جہاں ہم اسلام اور احمدیت کی تعلیم سنتے اور سمجھتے ہیں۔ تاکہ اپنے دوسرے اسلامی بھائیوں کو اس سے آگاہ کر سکیں اور وہ بھی جلسہ پر آئیں۔

آپ نے جلسہ کے انتظامات کے بارہ میں تحریر فرمایا:-

بہتری اور ترقی کی ہمیشہ گنجائش ہوتی ہے اور خدا آپ کو احمدیت کی بہترین خدمت کی توفیق دے۔ (آمین)

مَیں منتظمین کا بہت ممنون ہوں۔ خصوصاً دکالت تبشیر ——— فضل عمر ہسپتال ——— اور ——— جلسہ سالانہ کے کارکنان شکریہ کے مستحق ہیں۔

جناب پی پپ سمونتری

- میرا نام پی پپ سمانتری ہے۔
- میں جکارتہ انڈونیشیا سے آیا ہوں
- ربوہ میں یہ میرا پہلا موقع ہے۔ میری اہلیہ بھی میرے ساتھ آئی ہیں۔
- مَیں اور میری اہلیہ دونوں نے ۱۳ اگست ۱۹۶۳ء کو احمدیت قبول کی تھی۔

آپ نے جلسہ کے انتظامات کے بارہ میں لکھا:-

- مسلمانوں کے اس عالمی جلسہ کا نہایت عمدہ انتظام کیا جاتا ہے۔

اس سوال پر کہ کس بات نے آپ کو زیادہ متأثر کیا؟ آپ نے تحریر فرمایا کہ:-

- اوّل: اس بات نے کہ حضور جلسہ کے ہر قسم کے معاملات پر خود توجہ فرماتے ہیں۔
- اور دوسرے یہ کہ ہر شخص کو مفت کھانا مہیا کیا جاتا ہے۔
- ربوہ کے لوگ بہت اچھے اور مہربان ہیں۔

آپ نے لکھا کہ:

- مجھے دورانِ قیام کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

پاکستانی کھانوں کے متعلق بتایا کہ:

- مجھے مرغ پلاؤ اور روٹی پسند آئی۔
- کام کرنے والے نہایت مخلص اور اطاعت گزار ہیں۔ اگر یہ سب بنیادی انگریزی سیکھ لیں تو بہت ہی بہتر ہو

آپ نے لکھا کہ:

- حضور کے ساتھ آپ کی ملاقات بہت اچھی رہی۔

جلسہ کے بارہ میں تجویز دیتے ہوئے آپ نے لکھا کہ:-

- جلسہ کی وسعت کے پیشِ نظر ٹریفک کا انتظام ہونا چاہئے اور مختلف راستوں کے نقشے شائع کر کے تقسیم کرنے چاہئیں۔

○

"چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیںؓ بودے
ہمیں بودے اگر ہر یک پر از نورِ یقیں بودے"

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی زندگی کا مختصر خاکہ

جناب محمود مجیب اصغر انجینیئر راولپنڈی

(۵)

۱۸۷۶ء میں ریاست جموں و کشمیر میں شاہی طبیب کی تقرری کے بعد آپ نے ریاست میں عظیم الشان طبی خدمات کے علاوہ تبلیغ و اشاعت اسلام کی وسیع سرگرمیاں شروع کر دیں۔ درس و تدریس قرآن تو آپ کی روح کی غذا تھے مہاراجہ سے بھی کئی دفعہ مذہبی تبادلہ خیالات ہوتا تھا سرکاری تنخواہ۔ پرائیویٹ پریکٹس اور دربار سے انعامات سے جو بھی روپیہ اکٹھا ہوتا آپ دینی کاموں پر خرچ کر دیتے اور خود بہت سادہ زندگی بسر کرتے۔ آپ کے دل میں خدمت اسلام اور اشاعت قرآن کے لئے بے پناہ تڑپ تھی۔ ۱۸۸۰ء کے آخر اور ۱۸۸۱ء کے شروع میں جن لوگوں نے انجمن اشاعت اسلام جاری کی ان میں سے ایک آپ بھی تھے اپنے اخلاص اور مالی قربانیوں میں آپ سب سے سبقت لے گئے۔

۱۸۸۱ء میں ایک راجہ کے ساتھ ایک شہزادہ کی شادی پر آپ ہاتھی پر سوار ہو کر تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک اسپرنگ کی وجہ سے زخمی ہو گئے۔ زخم مندمل ہونے پر آپ نے یہ سفر ایک پالکی میں طے کیا۔ ایک مہینے کا سفر تھا اس دوران آپ نے قرآن مجید حفظ کرنا شروع کیا جموں پہنچے تو چودہ پارے حفظ ہو چکے تھے۔ باقی سولہ پارے آپ نے بعد میں حفظ کئے اور اپنی خاندانی روایات کو قائم رکھا۔

۱۸۸۵ء - آپ کی زندگی کے لئے ایک اہم موڑ ثابت ہوا اسی سال حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کا وہ اشتہار

آپ کے پاس پہنچا جو حضورؑ نے اپنے دعویٰ ماموریت کے بعد نشان نمائی کے عالمگیر دعوت کے لئے ایشیا امریکہ اور یورپ کے تمام مذہبی عمائدین و مفکرین کو بھجوایا تھا اپنی خداداد فراست سے آپ نے بھانپ لیا کہ حضورؑ مامور من اللہ ہیں۔ چنانچہ آپ پروانہ وار جموں سے قادیان پہنچے۔ حضورؑ کی زیارت کی اور دل و جان سے حضورؑ پر فدا ہوگئے۔ بیعت کے لئے عرض کیا لیکن حضورؑ کو ابھی بیعت لینے کی اجازت نہ تھی۔

حضورؑ کو آپ کے ملنے سے ایسی خوشی ہوئی جیسی آنحضورؐ کو حضرت عمرؓ کے ملنے سے ہوئی تھی اور یہ حضورؑ کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔

پہلی ملاقات کے جلد ہی بعد آپؓ دوبارہ قادیان آئے اور حضورؑ سے کوئی مجاہدہ پوچھا۔ حضورؑ نے آپ کو عیسائیوں کے مقابلہ پر ایک کتاب لکھنے کو کہا جس پر آپ نے اپنی مشہور تصنیف "فصل الخطاب" لکھی جو ۱۸۸۷-۸۸ء میں چھپ کر شائع ہوگئی۔

آپؓ ریاست جموں کی نوکری سے مستعفی ہو کر حضورؑ کی خدمت میں قادیان آنے کے خواہشمند تھے۔ لیکن حضورؑ کی ہدایت پر آپ نے نوکری جاری رکھی۔ عقیدت بھرے خطوط حضورؑ کو لکھتے رہے اور حضورؑ کی ہر تالیف و تالیف میں غیر معمولی اعانت پر کمربستہ رہے۔

۱۸۸۹ء میں حضرت مسیح موعودؑ کے مشہور صحابی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ آپؓ کی شاگردی میں آئے اور چھ ماہ تک آپ سے حدیث پڑھتے رہے اور بعد میں آپ کے ذریعہ ہی داخل احمدیت ہوئے

آپؓ ۱۸۸۷ء سے ۱۸۹۷ء تک سر سید احمد خان کے اسلامیہ کالج علی گڑھ کے لئے باقاعدہ چندہ بھیجتے رہے۔

جنوری ۱۸۸۸ء میں آپ کی بیماری کے دوران حضرت مسیح موعودؑ آپ کی عیادت کے لئے آپ کے پاس جموں تشریف لے گئے اور تین دن تک آپ کے پاس رہے۔ واپسی پر حضورؑ نے آپ کو ایک خط کے ذریعہ اخراجات کم کرنے، بچت کرنے اور نکاح ثانی کرنے کا ارشاد فرمایا۔

اسی سال حضرت مفتی محمد صادق رضی اللہ عنہ کے والد بھیرہ سے جموں تشریف لائے اور حضرت مفتی صاحبؓ کو آپ کی خدمت اور شاگردی کے لئے آپ کے پاس چھوڑ گئے۔

مارچ ۱۸۸۹ء سے کچھ پہلے حضرت مسیح موعودؑ کی تحریک پر آپ کی دوسری شادی صغریٰ بیگم صاحبہؓ بنت حضرت منشی احمد جان صاحب لدھیانوی کے ساتھ ہوئی۔ برات میں حضرت مسیح موعودؑ اور دیگر احباب شامل ہوئے۔

جب حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیعت لینے کی اجازت ملی تو آپؓ نے بعد از استخارہ

لہ اسی اہلیہ میں سے آپؓ کے ہاں اولاد نرینہ ہوئی ایک بچی امۃ الحی بیگمؓ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے عقد میں آئیں۔ حضرت صغریٰ بیگم صاحبہؓ جو اماں جی مشہور تھیں ۷ اگست ۱۹۵۵ء کو ربوہ میں فوت ہوئیں۔

۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء میں حضورؑ کی سب سے پہلے بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

بیعت کے بعد آپ کی زندگی میں ایک زبردست انقلاب پیدا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو مقام صدیقیت عطا فرمایا۔

۱۸۸۰-۸۱ء میں آپ نے "خطوط جواب شیعہ و ردِّ نسخ"۔ ۱۸۸۹ء میں "ایک عیسائی کے تین سوالوں کا جواب"، ۱۸۹۰ء میں "تصدیق براہین احمدیہ" اور ۱۸۹۱ء میں "ردِّ تناسخ" کتب لکھیں۔ اس دوران آپ اخبارات و رسائل میں بھی مذہبی مضامین اور مجربات بھیجا کرتے تھے۔ حضورؑ نے ان خدمات دینیہ پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

۱۸۹۰ء میں رسالہ "فتح اسلام" میں جب حضورؑ نے دعویٰ مسیحیت فرمایا اور مخالفت کی آگ بھڑکی تو آپ نے مولوی محمد حسین بٹالوی اور کئی دوسرے چوٹی کے مخالفوں کے ساتھ وفات مسیحؑ اور صداقت مسیح موعودؑ پر مباحثے کئے۔

نومبر ۱۸۹۱ء میں آپ جماعت احمدیہ کے پہلے جلسہ سالانہ (قادیان) میں شامل ہوئے۔

جنوری ۱۸۹۲ء میں حضورؑ کے سفر لاہور اور لیکچر میں شامل ہوئے اور خود بھی حضورؑ کی صداقت پر ایک معرکۃ الآراء تقریر فرمائی۔

حضورؑ کی ہر تحریک پر آپ سب سے زیادہ بڑھ کر حصہ لیتے رہے اور ہر لحاظ سے سبقت لے جاتے رہے۔

ستمبر ۱۸۹۲ء میں مہاراجہ جموں پرتاب سنگھ نے آپؓ کی تبلیغی سرگرمیوں اور بالخصوص ان کے بھائیوں رام سنگھ اور امر سنگھ کے آپ سے قرآن مجید پڑھنے اور اسلام کی طرف رغبت کے نتیجے میں آپ کو ملازمت سے برطرف کر دیا۔

(۶)

ریاست سے آپ سیدھے واپس بھیرہ تشریف لائے اور ایک وسیع پیمانے پر شفاخانہ کھولنے کیلئے ایک مکان کی زور و شور سے تعمیر شروع کرا دی۔ ۱۸۹۳ء کی سہ ماہی میں کسی ضرورت کے سبب لاہور تشریف لے گئے۔ لاہور پہنچ کر آپ صرف ایک دن کے ارادے سے حضورؑ کو ملنے قادیان تشریف لے گئے لیکن حضورؑ کے ایک ہی اشارہ پر آپؓ نے واپسی کا زندگی بھر کے لئے خیال ہی چھوڑ دیا۔

(۷)

آپ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب صحابہؓ سے علم و تقویٰ میں بڑھ کر تھے اس لئے قادیان میں آپ کی حیثیت خاص امتیازی اور مرکزی بن کر رہ گئی۔ یہاں آپ کے اوقات کار قرآن و حدیث کے درس و تدریس لوگوں کو فقہی مسائل بتانے حضورؑ کی کتب کی پروف ریڈنگ اور لوگوں کا علاج معالجہ کرنے میں گزرنے لگے۔ آپ کے درس قرآن میں

شروع میں حضرت مسیح موعودؑ بھی خود شمولیت فرماتے تھے
مجلس عرفان اور سیر و سفر میں آپ ہمیشہ حضورؑ
کے ساتھ رہتے اور آپ کی قادیان کی زندگی کا ایک
خاص پہلو یہ تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بیشتر اولاد کو
قرآن مجید، بخاری اور دینیات وغیرہ پڑھانے
کی سعادت بھی آپؓ کو ہی نصیب ہوئی۔

۲۲ مئی ۱۸۹۳ء سے ۵ جون ۱۸۹۳ء
تک آپؓ امرتسر کے مشہور مباحثہ "جنگِ مقدس"
میں حضرت مسیح موعودؑ کے پاس رہے

اگست ۱۸۹۳ء میں آپ نے اپنے آقا و
مرشد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں ایک عربی
مضمون اور عربی قصیدہ لکھا۔ قصیدے کا پہلا شعر
یوں ہے:۔

"فواللّٰہ مُذ لاقیتُہٗ زادَ الھدیٰ
وعُرِّفتُ من تفھیمِ احمدَ احمدا"

۱۸۹۵ء میں بعض ارکان کی پُر زور دعوت پر
آپ ریاست جموں تشریف لے گئے۔ مہاراجہ نے اپنے
ظلم کی معافی چاہی اور دوبارہ ملازمت کی پیشکش کی۔
سروس کی پیشکش کو ٹھکرا کر آپ واپس تشریف لے
آئے۔

خلیفہ نورالدین صاحبؓ جمونی نے سری نگر محلہ
خانیار میں ایک بوڑھے جوڑے کو ایک نبی اسرائیل کی قبر
پر دعا کرتے دیکھا تھا اور اس واقعہ کا ذکر آپ نے
قادیان آکر حضرت مسیح موعودؑ کے سامنے کی۔ حضورؑ
نے اس کے بعد اس قبر کے متعلق تحقیقات کرنے کا حکم
صادر فرمایا۔ یہ قبر بعد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نکلی۔

۱۸۹۶ء میں آپ حضورؑ کی اجازت سے نواب
بہاولپور نواب صادق محمد صاحب کے علاج کے لئے
بہاولپور تشریف لے گئے۔ نواب صاحب نے ساٹھ
ہزار ایکڑ زمین کی پیشکش کی مگر آپ نے صاف انکار
کر دیا۔ اس دوران آپ حضرت خواجہ غلام فریدؒ چاچڑاں
شریف والے بزرگ مصدق حضرت مسیح موعودؑ کو بھی
ملے۔ آپ کا سندھ جانا بھی ثابت ہے۔

اپریل ۱۸۹۶ء میں آپ حضورؑ کی اجازت سے
حضرت نواب محمد علی صاحبؓ رئیس مالیر کوٹلہ کو قرآن مجید
پڑھانے ریاست مالیر کوٹلہ تشریف لے گئے۔

دسمبر ۱۸۹۶ء میں جلسہ اعظم مذاہب لاہور میں

آپ بھی تشریف لے گئے۔ اس جلسہ کا آغاز اور خاتمہ آپؓ کی تقریر سے ہی ہوا۔ آپ اس جلسہ کے ماڈریٹر تھے۔ اس جلسہ میں حضورؑ کا معرکہ آرا مضمون "اسلامی اصول کی فلاسفی" حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی نے پڑھ کر سنایا تھا جو حسبِ پیشگوئی سب سے بالا رہا۔

قادیان سے بھی انجمن حمایت اسلام کے جلسوں میں آپ تقاریر کرنے تشریف لے جاتے رہے۔

قادیان سے حضورؑ جہاں بھی تشریف لے جاتے آپؓ حضورؑ کے ساتھ جاتے۔ چنانچہ اگست ۱۸۹۷ء میں ڈگلس کی عدالت میں ۱۸۹۹ء میں گورداسپور، ۱۹۰۴ء میں لاہور، گورداسپور اور سیالکوٹ اور ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعودؑ کے آخری سفرِ لاہور میں بھی آپ ساتھ تھے اور حضورؑ کی اطاعت میں آپؓ کی یہ حالت تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرماتے ہیں کہ:۔

"وہ ہر ایک امر میں میری اس طرح
پیروی کرتا ہے جیسے نبض کی حرکت
تنفس کی حرکت کی پیروی کرتا ہے"
(نشان آسمانی)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات میں آپ کو حضورؑ کا "زوجِ مطہر" یعنی پاکیزہ ساتھی قرار دیا۔

قرآن و حدیث کے درس و تدریس، ہر ایک تحریک پر سب سے زیادہ مالی اعانت۔ غیر احمدیوں کے ساتھ تبادلۂ خیالات کے علاوہ آپ قلمی خدمات میں بھی سب سے بڑھ کر تھے۔ چنانچہ اخبارات "البدر" اور "الحکم" کی علی الترتیب اکتوبر ۱۹۰۲ء اور فروری ۱۸۹۸ء کی اشاعت کے بعد آپ خصوصی قلمی معاونین میں شامل رہے۔ ۱۹۰۳ء میں آپ نے کتاب "نورالدین"۔ ۱۹۰۵ء میں رسالہ "ابطال الوہیت مسیح"۔ ۱۹۰۶ء میں رسالہ "دینیات" اور عربی قواعد پر مشتمل "مبادی الصرف"۔ ۱۹۰۷ء میں "مبادی الصرف والنحو" کی تصنیف و اشاعت فرمائی۔ اس کے علاوہ ۱۹۰۰ء میں آپ نے ایک اعلان کے ذریعے جماعت کو بروقت بعض مرکزی اور قومی ضرورتوں کی طرف توجہ دلائی۔ اسی سال علامہ شبلی نعمانی مرحوم کو ایک مکتوب لکھ کر اسلام کی ترقی و فلاح کی وہ راہ نہیں جو اس وقت مسلمانوں کے خودساختہ مصلح پیش کر رہے ہیں بلکہ وہ ہے جس پر ہمارے امام و مقتداءؑ نے اللہ تعالیٰ کے الہام سے ہمیں چلایا ہے۔

۱۹۰۱ء میں آپ نے قرآن مجید کا معرکہ آرا ترجمہ مکمل کر کے مجلس منتظمہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے سپرد فرمایا۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں پہلے پارے کی اشاعت ہوئی جس پر حضورؑ نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اور درازئ عمر کی دعا دی۔

مارچ ۱۹۰۸ء میں آپ نے "مجمع الاخوان" کا قیام فرمایا۔ دسمبر ۱۹۰۵ء میں انجمن کارپرداز مصالح قبرستان کے قیام پر آپ چندوں کے "امین" مقرر ہوئے اور فروری ۱۹۱۱ء میں جب حضورؓ نے انجمن کارپرداز اور

اور دوسرے شعبوں کو مدغم کرکے "صدر انجمن احمدیہ" بنائی تو اسی وقت آپؓ ہی کو حضورؑ نے "صدر" مقرر فرمایا۔

اسی سال ۳۱ مارچ کو آپ نے لوگوں کو قرآن مجید سیکھنے کا ایک لطیف گر بتایا۔ حضورؑ کی حیات میں عام طور پر آپ ہی امام الصلوٰۃ ہوتے۔ خطبات جمعہ و عیدین بھی آپؓ — حضورؑ کی زندگی میں دیتے رہے۔ غرض حضورؑ کی رہنمائی میں آپؓ مالی تعلیمی ... تبلیغی، فعلی، ہر قسم کی خدمت میں حضورؑ کے تمام صحابہؓ سے سبقت لے جاتے رہے۔ حضورؑ نے آپ کو اپنے مخلصینِ دین کا خلاصہ قرار دیا ہے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے علمبردار سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا کام مکمل کرکے اور لاکھوں کی جماعت چھوڑ کر جب ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو وصال ہوا تو اللہ تعالیٰ کی خاص مشیت کے تحت آپ قدرتِ ثانیہ کے پہلے مظہر کی حیثیت سے خلیفۃ المسیح الاوّل منتخب ہوئے۔

۲۷ مئی کو آپ کے دستِ مبارک پر ساری جماعت نے مع جملہ افرادِ خاندان حضرت مسیح موعودؑ بیعت کی اور آپؓ نے حضورؑ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

شکاریات

جنگل کی کہانی

جناب میجر منظور احمد (ریٹائرڈ) ساہیوال

نیل کو ڈرانے کے واقعے کے بعد ایک روز ڈینسے صاحب نے مجھے اپنے ساتھ شیر کے شکار پر جانے کی دعوت دی۔ میں اس وقت اپنے ہمجولی لڑکوں کے سامنے درخت کی ایک شاخ سے جھول کر دوسری شاخ جا پکڑنے کے فن کا مظاہرہ کر رہا تھا۔

جب سے ڈینسے نے مجھے شکار پر لے جانے کی بات کی تھی۔ خوشی سے میرے پاؤں زمین پر نہ ٹکتے تھے۔

چنانچہ مقررہ وقت آپہنچا اور ہم روانہ ہوئے جب ہم بید کے گھنے جنگل کے کنارے پہنچے تو شیر کے پنجوں کے نشانات دکھائی دیئے۔ یہ جنگل شیر کی کچھار تھی۔ کچھ دیر ادھر اُدھر مارے مارے پھرتے رہنے بالآخر واپسی کی ٹھانی۔ مگر واپسی سے پہلے ڈینسے صاحب نے ازراہِ کرم مجھے زندگی میں پہلی بار بندوق چلانے کا موقع عطا فرمانے کا اعلان کیا۔ جس جگہ اُس وقت ہم کھڑے تھے وہ ایک کھلی جگہ تھی جس میں بہت سے سفید ٹوپیوں والی گلدُمیں (ایک خوش الحان پرندہ جس کا اصل نام ترمر ہے) خشک پتوں کو اُلٹ پلٹ کر کے اُن میں سے دیمک تلاش کر کے کھا رہی تھیں۔

جب ہم شیر کے شکار پر روانہ ہوئے تھے تو ڈینسے صاحب کے ایک ہاتھ میں توڑے دار رائفل تھی اور کندھے پر بندوق تھی۔ یہ بھی توڑے دار ہی تھی۔ یہی بندوق کندھے سے اتار کر میرے ہاتھ میں پکڑائی اور مندرجہ ذیل ہدایات دیں کہ:۔

بایاں پاؤں آگے رکھو، بندوق کو کندھے میں لے جاؤ۔ پکڑ کر مضبوط بناؤ اور آہستگی کے ساتھ ٹریگر (گھوڑا) دبا دو۔ میری بدقسمتی کہ میں نے یہ سب کچھ کیا۔ آج بھی جبکہ تقریباً نصف صدی اسی دشت کی سیاحی میں گزر چکی ہے میں یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ آیا یہ بندوق خاص مجھے اذیت پہنچانے کی خاطر بھری گئی تھی یا ڈینسے صاحب اپنے ریچھ جیسے تن و توش کے حساب سے بارود بھی اتنا ڈالنے کے عادی تھے۔ خیر۔ فائر کرنے کے بعد جب میں اُٹھنے کے قابل ہوا اور مجھے

گرد و پیش نظر آنے لگا تو میں نے دیکھا کہ ڈینیسے صاحب اپنی بندوق کو چاروں طرف گھما پھرا کر ملاحظہ کر رہے تھے کہ اسے کہیں کوئی گزند تو نہیں پہنچا۔ کیونکہ جونہی میں نے ٹریگر دبایا تھا۔ میں تو اُلٹی قلابازی کھا کر دور جا گرا تھا اور بندوق مجھ سے دُور کہیں پتھروں میں جا پڑی تھی۔ گدھیں تو سب کی سب اڑ گئی تھیں۔ البتہ ایک دھوبن چڑیا زمین پر مری پڑی دکھائی دی چونکہ اس کے بدن پر کوئی زخم وغیرہ نہیں تھا اس لئے ڈینیسے صاحب کی رائے یہ ہوئی کہ یہ چڑیا محض بندوق چلنے کے دھماکے سے جان بحق ہوئی تھی میں نے دل میں کہا وہ تو مجھے ہونا چاہیئے تھا۔

میرے والد صاحب مجھے چار سال کی عمر میں چھوڑ کر انتقال فرما گئے تھے اور اُن کے بعد میری کفالت اور دیکھ بھال کی ذمہ داری میرے بڑے بھائی صاحب ٹام نے لے لی تھی۔ ٹام صاحب کا ذکر پہلے بیل والے واقعے میں گزر چکا ہے۔ ڈینیسے صاحب والی بندوق کے سانحے سے تھوڑی مدت بعد ایک روز ٹام بھائی جان نے گھر میں اعلان کیا کہ وہ مجھے ریچھ کے شکار پر لے جانا چاہتے ہیں۔ والدہ صاحبہ اس قسم کی کوئی بات سننے کے لئے تیار نہ تھیں۔ اگرچہ امّی جان ایک نہایت نڈر اور حوصلہ مند خاتون تھیں مگر اپنے سب سے چھوٹے بچے کے معاملے میں وہ انتہائی رقیق القلب تھیں۔ ٹام اور امّی جان بحث کر رہے تھے۔ اور میں کان لگا کر سن رہا تھا۔ ٹام میرا ہیرو تھا۔ میں اس کے ساتھ شکار پر ضرور جانا چاہتا تھا۔ آخر ٹام نے امّی کو قائل کر لیا کہ اس مہم میں کوئی خطرے والی بات نہیں اور وہ خود میری دیکھ بھال کریگا۔

چنانچہ شام کے وقت ہم روانہ ہوئے۔ میں نے مصمّم ارادہ کیا ہوا تھا کہ میں ٹام سے ایک انچ بھی اِدھر اُدھر نہیں ہوں گا کہ اسی میں میری عافیت تھی۔ ٹام نے اپنی رائفل بھی اٹھائی اور میرے لئے بھی ایک بندوق اُٹھا لی۔ ہم ایک پگڈنڈی پر ہو لئے جو پہاڑ پر چڑھتی تھی اور جسے شکاری لوگ عموماً استعمال کرتے تھے۔ پہاڑ کے قریب وسط میں پہنچے تو ایک وسیع مہیب اندھیری گھاٹی دکھائی دی۔ ہم وہاں رُک گئے۔ ٹام نے سرگوشی کے لہجے میں مجھے بتایا کہ یہیں پر ریچھوں کے بھٹ پائے جاتے ہیں۔ اُس نے میرے

ہاتھ میں بندوق اور دو کارتوس تھما دیئے اور ایک بڑے پتھر کی اوٹ میں بیٹھ جانے کی ہدایت کی۔ نیز کہا کہ اگر فرضِ محال فائر کرنا پڑ جائے تو یقین کرنا کہ جانور کا خاتمہ ہو جائے۔ محض زخمی کر کے کسی بھی درندے کو چھوڑ دینا بنی نوع انسان کی سلامتی کے لئے خطرہ ہوتا ہے۔ پھر کوئی آٹھ سو گز دور ایک بڑے شاہ بلوط کے درخت کی جانب اشارہ کیا اور کہا کہ میں وہاں ہوں گا۔ جونہی کوئی ریچھ اس علاقے میں نظر آئے مجھے آکر بتلانا۔

اسی دوران ہوا چل رہی تھی جس سے خشک گھاس اور پتے ادھر ادھر اڑتے پھر رہے تھے۔ میرا ذہن تصور کی آنکھ سے اسی پوری گھاٹی کو بڑے بڑے خونخوار ریچھوں سے بھری ہوئی دیکھ رہا۔ اور مجھے ہر لحظہ یہ یقین ہو رہا تھا کہ آج ضرور یہ بھوکے ریچھ مجھے کھا جائیں گے تصور ہی تصور میں، میں اس درد سے بھی بلبلا اٹھا جو مجھے چیرتے پھاڑتے وقت پیدا ہونے والا تھا۔ وقت گزرتے نہیں گزرتا تھا اور ہر لمحے میرا خوف بڑھتا جاتا تھا۔ کوہ دامن میں پھیلی ہوئی ڈوبتے سورج کی سرخی مائل زردی تیزی سے غائب ہو رہی تھی کہ اچانک کوئی چار سو گز دور ٹام کے درخت کی جانب سکائی لائن یعنی پہاڑ اور آسمان کے ملنے کی لکیر پر میں نے ایک ریچھ کو بھد بھداتے ہوئے جاتے دیکھا۔ یقیناً ٹام نے بھی اسے دیکھ لیا ہوگا۔ مگر مجھے کیا؟ میں تو اسی موقعے کی دعا مانگ رہا تھا۔ چنانچہ میں نے بندوق اٹھائی اور ٹام کو یہ "خبر" دینے کے لئے اسی کے درخت کی طرف روانہ ہو پڑا۔

ہمالہ کا سیاہ ریچھ موسم سرما میں شاہ بلوط کے پھل پر گزارہ کرتا ہے۔ یہ بیر نما پھل شاخوں کے سروں پر لگے ہوتے ہیں اس لئے انھیں حاصل کرنے کیلئے ریچھ کو شاخیں نیچے جھکانی پڑتی ہیں۔ کچھ شاخیں تو ٹوٹ کر گر جاتی ہیں۔ کچھ محض تڑخ جاتی ہیں مگر سرسبز رہتی ہیں اور کچھ ایسی ہوتی ہیں جو ٹوٹ کر علیحدہ نہیں ہو پاتیں بلکہ چھال کے رشتے سے ہنوز لٹکی رہتی ہیں۔

میں گھاٹی کو عبور کر چکا تھا اور اب گھنی جھاڑیوں اور بلوط کے گھنے درختوں میں سے گزر رہا تھا کہ سامنے سے ایک دل دہلا دینے والی "شاں شاں ....." کی سی آواز آنی شروع ہوئی۔ یہ آواز لحظہ بہ لحظہ تیز تر اور بلند تر ہوتی جا رہی تھی۔ پھر ایک زوردار کڑاکے اور دھماکے کے ساتھ کوئی چیز میرے عین سامنے آکر گری۔ میں سُن ہو کر کھڑا ہو گیا ع

"کاٹو تو لہو نہیں بدن میں"

میرا خیال ہے کہ اگر ڈر سے کسی صحت مند انسان کی موت، واقع ہو سکتی ہے تو یہ موقع تھا کہ میری روح قفس عنصری سے پرواز کر جاتی۔ مگر یہ تو شاہ بلوط کا ایک بہت ہی بڑا ٹہنا تھا جو کبھی کسی ریچھ نے پھل توڑنے کے لئے جھکایا تھا اور اپنی چھال سے لٹکا رہ گیا تھا۔ اب اسے محض اتفاق کہیئے یا عناصر قدرت کی سازش کہ ٹہنے نے گرنے کے لئے ٹھیک وہی وقت چُنا جب مجھے وہاں سے گزرنا تھا۔

شفق کی سرخی اب غائب ہو چکی تھی اور

گو وہ دمن میں اندھیرے سائے پھیلنے لگے تھے۔ یکایک اندھیرے میں سے ایک آواز آئی:

"ہیلو جم! تمہیں ڈر تو نہیں لگ رہا؟"

مَیں خاموش رہا۔ ٹام نے میری بندوق تھام لی اور مزید سوالات سے مجھے پریشان نہیں کیا۔ ٹام ایک شفیق اور فہیم بھائی تھا۔

پھر ایک روز ٹام مجھے "موروں" کے شکار پر لے گیا۔ ٹام ان شکاریوں میں سے تھا جو منہ اندھیرے شکارگاہ میں پہنچ جانے کے قائل ہیں۔ دسمبر کا مہینہ ہمالہ کی ترائی اور ظالم نے چار بجے صبح جگا دیا۔ ہم نے دوسروں کو ڈسٹرب کئے بغیر آہستگی سے ہاتھ منہ دھوئے۔ ایک ایک پیالہ گرم چائے پی۔ جس کے ساتھ امی جان کے گھر میں بنائے ہوئے کچھ بسکٹ کھائے اور سات میل کے اپنے سفر پر روانہ ہو گئے ہماری منزل وہ مقام تھا جہاں آلوچے کی خودرو جھاڑیوں نے ایک وسیع قطعۂ زمین کو ڈھانپ رکھا تھا۔ آلوچے پک چکے تھے۔ یہ نہ صرف جنگلی سوروں اور ہرنوں کا من بھاتا کھاجا تھا بلکہ موروں کی بھی دل پسند خوراک تھی۔ جب ہم مقررہ جگہ پر پہنچے میں تو ہنوز اندھیرا ہی تھا۔

ہم ایک کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے اور جنگل کے جاگنے کا سماں دیکھنے لگے۔ مشرق کی جانب سے روشنی کی سفید لکیر نمودار ہو رہی تھی۔ چاروں طرف سرخ جنگلی مرغیوں نے شور مچا رکھا تھا۔ سوتے سوتے دوسرے پرندے بھی اپنے پروں سے شبنم اور آنکھوں سے نیند کا خمار جھٹکنے لگے۔ وہ بھی حمدِ صبحگاہی کے ان ترانوں میں شامل ہو رہے تھے۔ جو پورے جنگل میں اب گونج رہے تھے۔ نیا دن طلوع ہو رہا تھا اور اس کے استقبال کی تیاری تھی۔ لمبی گھاس کے اس وسیع و عریض قطعے میں اُگے ہوئے سنبل کے بڑے بڑے پیڑوں پہ موروں کے جھنڈ نظر آ رہے تھے۔ جہاں وہ رات کے بسیرے کے لئے چڑھے ہوئے تھے۔ اب ان کی کانوں کو چھیدتی ہوئی تیز "کوکیں" بھی جنگل کے شور میں شامل ہو رہی تھیں۔ جب سورج ابھرتا ہوا درختوں کی چوٹیوں کے برابر پہنچا تو بیس پچیس موروں کی ایک ٹولی اڑان کر کے آلوچے کی

جھاڑیوں میں اتر آئی۔ شام فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور اپنا
پاؤں جھاڑتے ہوئے بولا:

"کام شروع کرنے کا وقت آچکا ہے۔"

چنانچہ ہم چلے۔ درختوں کے پتوں سے شبنم
یوں ٹپک رہی تھی جیسے بارش ہو رہی ہو۔ نم آلود
گھاس شام کی تو کمر تک آتی تھی مگر میری ٹھوڑی
کے برابر پہنچ رہی تھی۔ چند ہی لمحوں میں میرے
کپڑے گیلے ہو کر بدن کے ساتھ چپک گئے۔ اوپر
سے دسمبر کی سردی مگر شکار کی لذت کے آگے یہ
تکلیف ہیچ تھی۔

کوئی دس بارہ مور ہمارے سامنے سے
اڑتے ہوئے گزرے مگر اتر کر لمبی گھاس میں بیٹھ گئے
سوائے ایک کے جو ناچنے کے موڈ میں معلوم ہوتا تھا۔
اس کی دُم پیچھے پھیلے ہوئے چمکدار گہرے رنگوں والے
پر قدرت کی صناعی کا کیا ہی حسین شاہکار تھے۔
یہ مور درخت کی ایک ٹہنی پر اپنے پُرے پر پھیلا کر
اتر گیا۔ کہتے ہیں "جنگل میں مور ناچا کس نے دیکھا؟"
مگر حق یہ ہے کہ مور کو ناچتے ہوئے جنگل میں ہی
دیکھنا چاہیئے۔ میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ جب
شام نے بارہ بور کی بندوق میرے ہاتھ میں تھما کر کہا

"جاؤ اور اس مور کو نشانہ بناؤ!"

میں چلا۔ مجھے اس مور کو نزدیک لینے کے
لئے کوئی ڈیڑھ سو گز کا فاصلہ طے کرنا تھا۔ تقریباً
پچاس گز چل کر میں تھم گیا اور گھٹنے ٹیک کر بندوق
کو کاک کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ اتنے میں مجھے
ہلکی سیٹی کی آواز آئی۔ یہ شام تھا اور مجھے بلا رہا تھا
میں دبے پاؤں اس کے پاس پہنچا تو اس نے کہا:

"اتنی دور سے فائر کارگر نہ ہوتا۔"

میں نے وضاحت کی کہ۔

"میں تو محض کاک کرنے کیلئے رکا تھا۔"

اس پر شام نے مجھے تفصیل سے سمجھایا کہ جب تک شکاری
فائر کرنے کے لئے بالکل تیار نہ ہو۔ بندوق کو کاک
کرکے ہرگز نہ رکھنا چاہیئے۔ خصوصاً اس قسم کی
گھاس والی زمین میں جہاں خدا جانے کتنے چھپے
ہوئے گڑھے وغیرہ ہوں یا کوئی اور رکاوٹیں ہوں
جو نظروں سے اوجھل ہوں اور ان کے ساتھ الجھ کر
انسان گر پڑے۔ ایسی صورت میں بندوق کے از خود چل
جانے اور حادثہ نما ہو پڑنے کا خطرہ ہوتا ہے۔
اس کے بعد اس نے کہا۔ "اب جاؤ اور ایکبار پھر کوشش کرو۔"

اب کی بار میں احتیاط سے چلتا ہوا مناسب
فاصلے تک پہنچ گیا اور بندوق کو کاک کرنے لگا۔ مگر افسوس
کہ قدرے گھبراہٹ، قدرے جوش اور کچھ سردی سے
ٹھٹھرتی ہوئی انگلیوں نے کام نہ کیا اور بندوق کاک
نہ ہو سکی۔ مور اڑ گیا۔

اس ناکامی پر میں روہانسا سا ہو گیا۔ کیونکہ
آج تک اتنا خوبصورت مور نہیں دیکھا تھا۔ مگر شام نے
تسلی دی اور کہا کہ کوئی بات نہیں۔ اگلی بار سہی۔ ان
ہمدردانہ الفاظ نے مرہم کا کام کیا اور ہم گھر کی جانب لوٹے
شام نے ایک جنگلی مرغ اور تین مور گھر کے لئے مار لئے
تھے اور یہ آج کے دن کے لئے کافی تھے۔ (باقی آئندہ)

منظومات

"کہیں سے آبِ بقائے دوام لا ساقی!"

جناب عبدالکریم قدسی لاہور

جو شخص آبروئے میکدہ رہا ساقی
وہ شخص روٹھ کے جانے کدھر گیا ساقی

صبائے تعلق سے خوشبوئے فکر روٹھ گئی
بہارِ دل کا ترنم کہیں سے لا ساقی

یہاں ہیں خواہش نام و نمود کے پتلے
کرے گا کون سبھی کے لئے دعا ساقی

خوش آمدید کہے کون غنچے غنچے کو
کلی کلی کا بنے کون آسرا ساقی

گلوں سے رنگ نے توڑا ہے رشتۂ خاطر
چلے گا کیسے گلستاں کا سلسلہ ساقی

خلوص مہر کے شمیم چلے گئے قدسی
کرے گا قرضِ وفا کون اب ادا ساقی

"جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آبِ بقائے دوام لا ساقی"

○

وفات مسیحؑ پر

بین الاقوامی کانفرنس

مرسلہ: جناب بشیر احمد خان رفیق امام مسجد فضل لندن

وفات مسیحؑ پر اس بین الاقوامی کانفرنس کے چیئرمین جناب بشیر احمد خان رفیق امام مسجد لندن کا مدیر خالد کے ساتھ خصوصی انٹرویو آئندہ ماہ کے شمارہ (مارچ) میں شائع اشاعت کیا جائے گا۔ جس میں کانفرنس کے جملہ انتظامات اور پروگرام سے متعلق تفصیلی، مفید اور دلچسپ معلومات درج ہونگی (مدیر)

جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے جون ۱۹۷۸ء کے پہلے ہفتہ میں ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد کرنے کا اعلان کیا گیا ہے جس کا عنوان "DELIVERANCE OF JESUS FROM THE CROSS." ہوگا۔ اس موقع پر سہ روزہ مجالس مذاکرہ کے علاوہ اس موضوع سے متعلق کتب، رسائل، اخبارات اور سلائیڈوں کی نمائش بھی ہوگی اور ریڈیو، ٹیلی ویژن، اخبارات وغیرہ کے نمائندوں کے لئے پریس کانفرنس اور خصوصی انٹرویو کا انتظام کیا جائے گا۔

اس کانفرنس کی تقریب اس طرح پیدا ہوئی ہے کہ پچھلے چند سالوں میں بہت سے مستشرقین اور تاریخ دانوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی، صلیبی موت سے نجات، واقعہ صلیب کے بعد مشرق کی طرف سفر اور کشمیر میں عیسائی آثار کی موجودگی پر تواتر سے کتابیں لکھی ہیں۔ اور اٹلی کے شہر ٹورین میں محفوظ کفن کی تاریخی حیثیت

پر

جدید ترین سائنسی ذرائع سے تحقیق کے نتائج سامنے آئے ہیں۔ اسی کفن مسیح پر تحقیق کیلئے حال ہی میں لندن میں عیسائیوں کی ایک بین الاقوامی کانفرنس بھی ہوئی ہے اور آئندہ مئی ۱۹۷۸ء میں اس پارچہ کی نمائش اور مزید تحقیق پر مشتمل ایک کانگریس بھی ہو رہی ہے۔ ان حالات میں یہ امر متوقع تھا کہ ۱۹۷۸ء کا اوائل عیسائی دنیا میں ان موضوعات کی نسبت سے خوب ہنگامہ آرا ہوگا غیر مسلم محققین میں سے کئی اب یہ یقین رکھتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ کی وفات صلیب پر واقع نہیں ہوئی تھی اور جو عرصہ انہیں مقبرہ میں رکھا گیا تھا اس دوران فی الواقع وہ زندہ تھے اور اس کے بعد انھوں نے جانب مشرق افغانستان، کشمیر وغیرہ کا سفر اختیار فرمایا تھا۔

اس وقت کفن پر خصوصی توجہ اور عیسائی کانفرنسوں وغیرہ کے اثر سے یہ امکان غالب ہے کہ یہ نظریہ مزید مستحکم ہوگا اور جلد ہی ایک مسلمہ حقیقت کا درجہ اختیار کر لیگا۔

چونکہ حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیبی موت سے بچائے جانے اور بعدہٗ رفع الی السماء کے ابطال کا نظریہ (THESIS) سب سے پہلے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر مثبت شہادتوں اور قاطع دلیلوں کے ساتھ پیش فرمایا تھا۔ اس لئے ہم احمدیوں کے لئے عن مسیحؑ کی شہادت، جدید تحقیقات اور اس مسئلہ میں غیروں کی بڑھتی ہوئی دلچسپی خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ غیروں میں کم ہیں جو اس نظریہ کو تسلیم کرتے وقت اس تاریخی حقیقت کا ذکر بھی کریں کہ یہ انکشاف سب سے پہلے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا اور یہ کہ حضورؑ کا یہ دعویٰ خدائی خبر پر مبنی تھا۔

اس لئے جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ نے اس مسئلہ پر خصوصی زور دینے ہوئے ایک تبلیغی مہم چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کے پہلے مرحلہ میں ٹورین کانفرنس کے معاً بعد جون ۱۹۷۸ء کے پہلے ہفتہ کے دوران

AHMADIYYA CONFFRENCE

ON

THE DELIVERANCE OF JESUS from

THE CROSS

برپا کی جائے گی اور اس موقع پر یہ تحدی وسیع پیمانے پر نشر کی جائے گی کہ اس نظریہ کے بانی مبانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں اور حضورؑ کی پیش کردہ شہادتوں کے بعد جس قدر مواد تحقیق اس میدان میں دستیاب ہے اسے یکجا کر کے جماعت کی طرف سے اس کی نمائش اور اشاعت کی جائے گی۔ اس غرض کے لئے اس کانفرنس کے موقع پر

- اس موضوع سے متعلق عنوانوں پر مقالے پڑھے جائیں گے۔
- اس موضوع پر جس قدر کتب اور حوالے مہیا ہو سکیں ان کی نمائش کی جائے گی اور ایک SELECT BIBLIOGRAPHY

شائع کی جائیں گی۔

- جماعت کا اپنا پیدا کردہ لٹریچر مسیح ہندوستان میں سے لے کر آج تک جو شائع ہوا ہے ان میں سے منتخب کتب دوبارہ چھپوا کر تقسیم اور فروخت کے لئے فراہم کی جائیں گی۔
- مستشرقین، عیسائی پادریوں اور اہل علم کو دعوت دی جائے گی کہ وہ اس موضوع پر تبادلہ خیال کریں۔
- کانفرنس کی جملہ کارروائی اور اس کے متعلق اخباری آراء، تبصرے، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے بیانات، فلم وغیرہ کو مرتب کر کے کثرت سے اشاعت کی جائے گی۔ (انشاء اللہ)
- مکرم ومحترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اس موضوع پر ایک کتاب بھی تحریر فرمائی ہے یہ کتاب عنقریب شائع ہوگی۔ انشاء اللہ!

جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کی منتخب کمیٹی نے جب یہ تجویز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں منظوری اور رہنمائی کے لئے پیش کی کہ حضور اس موقعہ پر بنفس نفیس تشریف لا کر کانفرنس کا افتتاح فرما دیں اور مذاکرہ کے آخری دن اجلاس میں رونق افروز ہو کر اختتامی خطاب ارشاد فرما دیں۔ تو حضرت اقدس نے ازراہ شفقت کانفرنس کی تجویز پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ متعدد امور میں اپنی زرّیں ہدایات سے نوازا۔ اور اس موقع پر انگلستان تشریف لا کر جماعت احمدیہ برطانیہ کی عزت افزائی کو منظور فرمایا ہے۔

احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ جہاں دعاؤں سے ہماری مدد فرمائیں وہاں اپنی قیمتی آراء اور مشوروں سے نوازیں۔ اگر کسی دوست کے پاس کوئی نایاب صحیفہ، تصویر یا مضمون ہو تو کانفرنس کی نمائش کے لئے عاریتاً عنایت فرما دیں۔ انشاء اللہ شکریہ کے ساتھ بحفاظت واپسی کی ضمانت دی جائے گی۔ جو احباب اس موقع پر انگلستان تشریف لا کر کانفرنس میں شامل ہونے کا ارادہ فرما دیں وہ جلد از جلد اپنے ارادہ سے احمدیہ مشن لندن کو آگاہ فرما دیں تا انہیں ضروری معلومات بھجوائی جا سکیں۔
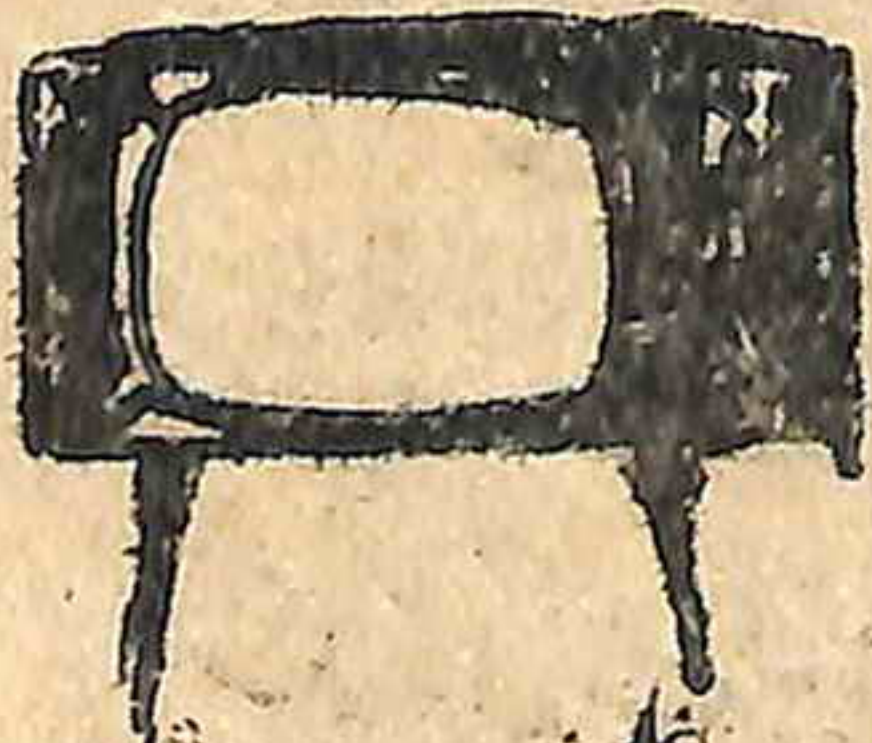
تعارف کتب حضرت مسیح موعودؑ

پیغامِ صُلح

ماہِ مارچ میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "پیغامِ صُلح" مقرر ہے، خدام اس کتاب کا ضرور مطالعہ فرمائیں!

(مہتمم تعلیم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ مضمون اپنی وفات سے صرف دو روز قبل تحریر فرمایا تھا اس مضمون میں حضورؑ نے برِّ عظیم کی دو بڑی قوموں ہندوؤں اور مسلمانوں میں صلح اور رواداری پیدا کرنے کی ایک دردمندانہ اپیل فرمائی ہے

حضورؑ نے دونوں قوموں کی باہم نفرت اور معاشرتی بُعد کی اصل وجہ مذہبی اختلاف کو قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ ـــــ اسلام کی تعلیم تو یہ ہے کہ تمام مذاہب کے مسلّمہ بزرگوں اور صلحاء کا احترام کیا جائے اور ان کے مذہبی شعار کی حرمت کو قائم رکھا جائے

حضورؑ نے اس مضمون میں انتہائی درد کے ساتھ اور خالصتہً ہمدردی کے طور پر ہندوؤں کو مسلمانوں سے محبت، صلح اور آشتی سے رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اور اہلِ اسلام کی طرف سے صلح کا ہاتھ بڑھایا ہے فرماتے ہیں:۔

"وہ دین دین نہیں ہے جس میں عام ہمدردی کی تعلیم نہ ہو اور نہ وہ انسان انسان ہے جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو ...... اے ہم وطن بھائیو! یہ مختصر رسالہ جس کا نام پیغامِ صُلح ہے باادب تمام آپ صاحبوں کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے اور بصدقِ دل دعا کی جاتی ہے کہ وہ قادر خدا آپ صاحبوں کے دلوں میں خود الہام کرے اور ہماری ہمدردی کا راز آپ کے دلوں پر کھول دے ـــــ اگر اس قسم کی صلح تام کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان طیار ہوں کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں اور آئندہ توہین اور تکذیب چھوڑ دیں تو میں سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے پر تیار ہوں

کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید
کے مقدس ہوں گے۔ اور وید اور اس
کے رشیوں کا تعظیم اور محبت سے نام
لیں گے۔ اور اگر ایسا نہ کریں گے تو ایک
بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے
کم نہیں ہوگی ہندو صاحبوں کی خدمت
میں ادا کریں گے"

اسی ضمن کا مضمون معاہدہ آپؑ نے ہندوؤں
کے لئے بھی تجویز فرمایا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
رسالت پر ایمان لائیں گے۔ آپؐ کو ادب و تعظیم سے
یاد کریں گے ورنہ تین لاکھ کا تاوان ادا کریں گے۔ حضورؑ
فرماتے ہیں:-

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ۔ شورہ
زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے
بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن
ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو
ہمارے پیارے نبیؐ پر جو ہمیں اپنی جان
اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے۔
ناپاک حملے کرتے ہیں۔ خدا ہمیں اسلام
پر موت دے ہم ایسا کام کرنا نہیں
چاہتے جس میں ایمان جاتا رہے۔"

حضورؑ نے فرمایا کہ:-

"جب زمین گناہ سے پلید ہو جاتی ہے
تو خدا کی رحمت تقاضا کرتی ہے کہ ایسے
وقت میں اپنے پیارے کو بھیج کر زمین
کے فسادوں کی اصلاح کی جائے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسے ضلالت
و فساد کی حالت میں عربوں کی اصلاح
کے لئے کھڑے ہوئے اور آپؐ نے ان
وحشیوں کو با خدا انسان بنا دیا۔"

اسلام پر جبراً تلوار سے مسلمان کرنے کے الزام کے
جواب میں حضورؑ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مسکینی
غریبی اور تنہائی کی زندگی اور مصیبت اور یتیمی کے ایام کا
ذکر فرمایا۔ آپؐ کے قتل کے منصوبوں اور جلاوطنی
(ہجرت مدینہ) اور کفار کے مظالم کا کسی قدر تفصیل
سے ذکر کرنے کے بعد فرمایا:-

"جب بے رحم کافروں کا ظلم اس حد تک پہنچ
گیا خدا نے جو آخر اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے اپنے
رسول پر اپنی وحی نازل کی کہ مظلوموں کی فریاد میرے
تک پہنچ گئی۔ آج میں اجازت دیتا ہوں کہ تم بھی ان کا
مقابلہ کرو اور یاد رکھو کہ جو لوگ بے گناہ لوگوں پر تلوار
اٹھاتے ہیں وہ تلوار سے ہلاک کئے جائیں گے۔"

آخر میں حضورؑ نے اسلام کی تعلیم بیان کرتے
ہوئے فرمایا:-

"واضح ہو اسلام کا بڑا بھاری مقصد
خدا کی توحید اور جلال زمین پر قائم کرنا
اور شرک کا بکلی استیصال کرنا اور
تمام متفرق فرقوں کو ایک کلمہ پر قائم
کر کے ان کو ایک قوم بنا دینا ہے۔"

O

فلکیات

مرسلہ: جناب محمد اشرف نوشاہی - کراچی ۳۸

روسی فلسفی پردکوف نے ایک بار خود سے سوال کیا کہ:

"چاند زیادہ مفید ہے یا کہ سورج؟"

اور پھر جواب یوں کہا:

"بے شک چاند زیادہ مفید ہے کیونکہ وہ رات کو چمکتا ہے جب ہر طرف اندھیرا ہوتا ہے لیکن سورج تو دن کو چمکتا ہے۔ جب پہلے ہی روشنی ہوتی ہے۔"

پردکوف کا یہ عجیب و غریب فلسفہ یا تو محض ایک لطیفہ ہے اور یا پھر انسانی سوچ کا ایک رُخ۔

لیکن آج کے سائنسی دور میں سورج کی افادیت ہر انسان پر واضح ہے۔ یہ ہماری زندگی کے ضروری عوامل میں سے ہے اور ہر عہد میں انسان نے اس کی ضرورت محسوس کی ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ انسان کی متجسسانہ حس نے اُسے ہر دور میں سورج کے بارے میں سوچنے پر مجبور کیا۔ جب انسان کائنات کی گتھیاں سلجھانے میں ناکام رہا تو اُس نے مختلف نظریات قائم کر لیے۔

ایک طویل دور ایسا بھی آیا جب انسان نے سورج کو خدا سمجھتے ہوئے اُس کی پرستش شروع کر دی۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فرستادوں کے ذریعہ انسان کو اس شرک سے پرے رہنے کا حکم دیا۔ لیکن پھر بھی ایک طویل عرصہ تک یورپ، امریکہ، ایشیا اور آسٹریلیا کے رہنے والے سورج کی پرستش کرتے رہے۔ یونانی اُسے "سولیتا ہیلیوس" کہتے اور ایرانی "متھراس" جبکہ مصریوں نے سورج کو "آتُن" کا نام دیا۔

سورج کے بارے میں عجیب و غریب نظریات نے ذہین انسانوں کو اس کے بارے میں غور کرنے پر مجبور کر دیا۔ چنانچہ قدیم یونانی علماء نے یہ نظریہ پیش کیا کہ سورج اور دیگر اجسام سماوی ایک غیر متبدل اور لافانی عنصر سے بنے ہیں۔ پھر قدیم ماہرین فلکیات نے بھی یہ نظریہ پیش کیا کہ سورج و دیگر اجسام کے

ہمراہ زمین کے گرد گردش کرتا ہے۔ بالآخر یہ کفر
کوپرنیکس (۱۴۷۳ء - ۱۵۴۳ء) کے ہاتھوں اُسی
وقت ٹوٹا جب اس نے زمین کی گردش اور سورج
کی مرکزیت کا انکشاف کیا۔ اُس سے قبل ابن رُشد
(۱۱۲۶ء - ۱۱۹۸ء) نے سورج کی داغدار سطح کا
انکشاف کیا تھا۔ جس سے سائنسی تحقیق کی نئی راہیں
کھلیں۔ لیکن سورج گرہن کی سائنسی وجوہات معلوم
کرنے میں ایک عرصے تک ناکامی کا سامنا رہا تھا۔
بالآخر ابن الہیثم (۹۶۵ء - ۱۰۳۸ء) نے یہ
دریافت کیا۔ کہ سورج گرہن چاند کے زمین اور سورج
کے مابین حائل ہونے سے واقع ہوتا ہے۔

سُورج کیسے وجود میں آیا؟

سائنسدانوں کے حساب کے مطابق سورج
آج سے ۵ ارب سال پہلے وجود میں آیا تھا۔ اُس
وقت کائنات کے اس حصے میں ہائیڈروجن بھری
ہوئی تھی۔ کچھ جوہر (ATOMS) ایک جگہ جمع
ہو گئے اور دوسرے جوہروں کو کھینچنے لگے۔ اس
طرح چھ کھرب میل کے رقبے میں موجود تمام ہائیڈروجن
ایک نقطے پر جمع ہو گئی۔ نقطے کی طرف اتنی زیادہ
ہائیڈروجن کے اجتماع کے باعث درجہ حرارت بڑھتے
بڑھتے ۱۰ لاکھ درجے سنٹی گریڈ تک جا پہنچا۔ جس
سے ہائیڈروجن بم کا سا عمل شروع ہو گیا۔ اور
مسلسل تابکاری عمل کے باعث درجہ حرارت مزید
بڑھ کر ایک کروڑ درجے سنٹی گریڈ تک پہنچ گیا۔ اور

سورج میں جوہری تابکاری کا ایک نوی تر عمل کاربن
نائیٹروجن چکر شروع ہو گیا جس کے عمل میں تیزی
پیدا ہونے لگی اور سورج سکڑتا چلا گیا۔ خیال ہے
کہ چونکہ سورج آہستہ آہستہ گرم ہو رہا ہے اور
کروڑوں یا اربوں سال بعد اس میں ایٹمی عمل سُست
پڑ جائے گا تو سورج یا تو بجھ کر ختم ہو جائے گا اور یا
پھر یکایک بھڑک کر پھٹ جائے گا۔ واللہ اعلم!
مندرجہ بالا نظریہ جو مختصراً بیان کیا گیا ہے
ایک جرمن سائنسدان ہلمہولٹز نے پیش کیا تھا۔

سورج کی توانائی

ڈاکٹر بیتھے نے ۱۹۳۸ء میں دریافت کیا تھا کہ
سورج کی حرارت اور توانائی (Cyclic
Nuclear Reaction) کی وجہ سے
پیدا ہوتی ہے اسے کاربن، نائٹروجن چکر بھی کہا جاتا
ہے۔ اس کی پیچیدہ تفصیل کو کسی قدر سادہ زبان
میں بیان کرنے کی کوشش کی جائے گی۔
مثبت ذرے (جو سائنسی زبان میں پروٹان
(PROTON) کہلاتے ہیں) کاربن ۱۲ سے ٹکراتے
ہیں تو کاربن ۱۳ وجود میں آتا ہے اور ایٹمی توانائی الفا
(α) ذرات کی صورت میں خارج ہوتی ہے۔ چونکہ کاربن
۱۳ کا مرکزہ (NUCLEUS) ناپائیدار ہے اس لئے
ایک مزید پروٹان جذب کر کے نائٹروجن ۱۴ میں تبدیل ہو
جاتا ہے۔ جس سے (γ) گاما شعاعیں خارج ہوتی ہیں
یہ نائٹروجن ۱۴ کسی پروٹان سے ٹکرا کر آکسیجن ۱۵

کی شکل اختیار کرتا ہے جس سے یہ شعاعیں خارج ہوتی ہیں۔ جو اس عمل کو پلٹ دیتی ہیں اور یہ چکر چلنے لگتا ہے۔ مثلاً جب یہ شعاعیں ایٹمی ۱۵ سے خارج ہوتی ہیں تو نائٹروجن ۱۴ بنتا ہے۔ جس سے کاربن ۱۲ اور ہیلیم آتا ہے۔ پھر بتدریج کاربن ۱۲ پیدا ہوتا ہے اور یہ سلسلہ دوبارہ شروع ہو جاتا ہے۔ اسی کو (Cyclic Nuclear Reaction) کہا جاتا ہے۔

سورج کا حجم، سطح اور فاصلہ

سورج کا حجم اس بات سے ناپا جا سکتا ہے کہ ہماری زمین جیسی ۱۳ لاکھ زمینیں اس کے مساوی ہیں کیونکہ اس کا قطر ۸،۶۵،۴۰۰ میل ہے۔ وزن کے لحاظ سے سورج زمین سے ۳،۳۲،۰۰۰ گنا بڑا ہے اور اس کی قوت کشش بھی زمین سے ۲۸ گنا زیادہ ہے۔ چونکہ وہ ہم سے ۹ کروڑ ۳۰ لاکھ میل کے فاصلہ پر ہے اس لئے ہمیں اپنے اصلی حجم سے کئی گنا کم نظر آتا ہے۔

سورج کی سطح کے بارے میں قدیم خیال تھا کہ وہ صاف شفاف ہے لیکن جب ابن رشد نے اس میں موجود دھبوں کی نشاندہی کی تو سائنسی تحقیقات کا رخ اس طرف پھر گیا۔ گلیلیو نے اپنی دوربین سے مشاہدہ کے بعد ابن رشد کی تصدیق کی دراصل سورج کی سطح پر نظر آنے والے دھبوں کی وجہ یہ ہے کہ سورج کی سطح پر جوہری بھاپ کے شعلے اٹھتے رہتے ہیں جو کہ میلوں لمبے ہوتے ہیں۔ یہی دوربین سے سیاہ دھبوں کی صورت میں نظر آتے ہیں۔

عجیب بات ہے کہ ان دھبوں سے انسانی تاریخ کے انقلابات کا گہرا تعلق معلوم ہوتا ہے مثلاً پہلی اور دوسری جنگ عظیم اور انقلاب روس (۱۹۱۷ء) کے واقعات اس وقت پیش آئے جبکہ سورج کی سطح پر طوفان برپا تھا اور جوہری بھاپ کے شعلے سینکڑوں میل تک بلند ہو رہے تھے۔ اسی طرح انقلاب فرانس (۱۷۸۹ء) بھی ایک ایسے سال واقع ہوا جبکہ سورج ابل رہا تھا۔

سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ اس دلچسپ تعلق کی دلچسپ وجہ یہ ہے کہ سورج سے بلند ہونے والے

بادل مقناطیسی اثرات کے حامل ہوتے ہیں اور چونکہ انسانی ذہن مقناطیسی لہروں پر کام کرتا ہے اس لئے ان اثرات میں شدت انسانی دماغ کو تخریب پر آمادہ کرتی ہے۔ اس بات کا ایک ثبوت اس بات سے ملتا ہے کہ اس زمانے میں ریڈیو اور ٹی وی کے پروگرام نہایت صاف نہیں نظر آتے اور ان میں خلل کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔

سورج گرہن

اگر مضمون کے آخر میں سورج گرہن کا ذکر نہ کیا جائے تو یہ نامکمل رہے گا۔ دراصل سورج گرہن دو طرح کے ہوتے ہیں:-

(۱) مکمل سورج گرہن: یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ سورج اور زمین کے درمیان مکمل طور پر چاند موجود ہو۔

(۲) جزوی سورج گرہن: یہ اس وقت واقع ہوتا ہے جبکہ چاند جزوی طور پر راستے میں آجائے۔ جزوی گرہن تو اکثر واقع ہوتے رہتے ہیں۔

لیکن مکمل سورج گرہن تقریباً ۱۹۷ برس بعد واقع ہوتا ہے۔ ۳۰ر جون ۱۹۵۴ء کو ایک ایسا ہی گرہن واقع ہوا تو ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔ ہوا ٹھنڈی اور تیز ہو گئی۔ انسان اور جانور گھبرا گئے۔ لیکن یہ بات دلچسپ رہی کہ لاسلکی ریڈیو کے پروگرام صاف ترین سنائی دیئے۔ اب ایسا مکمل سورج گرہن ۲۱۶۱ء میں واقع ہو گا۔

○

● ایک صاحب مارکیٹ میں ٹائی خریدنے گئے۔ ایک دکان پر ان کو ایک ٹائی پسند آگئی۔ دکاندار سے بولے "کیوں بھئی یہ ٹائی کتنے کی ہے؟" دکاندار نے جواب دیا۔ "صرف پچیس (۲۵) روپے کی ہے"

اس پر خریدار نے کہا "کیا غضب کرتے ہو۔ پچیس روپے کا تو ایک لاجواب جوتا آسکتا ہے"

دکاندار فوراً "لیکن صاحب جوتا آپ کے گلے میں لٹکا ہوا اچھا معلوم نہیں ہوگا۔"

○

پھلوں کی حفاظت

مالٹے کا سکواش

جناب تنویر احمد مہار ایم ایس سی (ہارٹیکلچر) شجاع آباد

پھل کا انتخاب

سکواش کے لئے پھل رس دار اور صحت مند ہونا چاہیئے۔ گلا سڑا پھل ہرگز استعمال نہ کریں۔ پھل خواہ ترش ہی ہو لیکن مکمل طور پر پکا ہوا ہونا چاہیئے۔

فارمولا

گھریلو پیمانے پر:۔

(۱)	مالٹے کا رس	چودہ پونڈ ۱۴
(۲)	چینی	گیارہ ۱۱ "
(۳)	پانی	—
(۴)	سٹرک ایسڈ	۴ اونس
(۵)	پوٹاشیم میٹا بائی سلفیٹ	۱/۴ اونس
(۶)	مالٹے کا رنگ	حسب پسند

تجارتی پیمانے پر:۔

(۱)	مالٹے کا رس	سو پونڈ ۱۰۰
(۲)	چینی	۱۲۵ "
(۳)	پانی	۷۵ "
(۴)	سٹرک ایسڈ	۵ پونڈ
(۵)	پوٹاشیم میٹا بائی سلفیٹ	۳ اونس
(۶)	مالٹے کا رنگ	حسب پسند

پھل دھونا اور کاٹنا

پھل کو تین چار مرتبہ اچھی طرح صاف پانی سے دھوئیں۔ پھر اس کو چند منٹ تک دھوپ میں رکھیں تاکہ جراثیم سے پاک ہو جائے۔ اب اس کو چاقو کی مدد سے دو حصوں میں کاٹ کر سٹین لیس سٹیل کے برتن میں رکھتے جائیں۔

جوس نکالنا

جوس نکالنے سے پہلے مشین کو اُبلتے ہوئے پانی سے اچھی طرح دھو کر خشک کر لیں۔ جب رس نکل آئے تو اسے ململ کے موٹے کپڑے سے چھان لیں۔

تیاری

چھانے ہوئے رس کا وزن کر لیں اور فارمولا

کے مطابق چینی رس میں ملا دیں اس کو آہستہ آہستہ سٹین لیس اسٹیل کے چمچہ سے ہلاتے جائیں حتیٰ کہ تمام چینی رس میں حل ہو جائے پھر سٹرک ایسڈ کو چینی کے پیالے میں تھوڑا سا پانی ڈال کر حل کر لیں اور اس محلول کو بھی رس میں ملا دیں۔ اب مالٹے کا رنگ پانی میں اچھی طرح حل کر کے رس میں ملا دیں۔

آخر میں فارمولہ کے مطابق پوٹاشیم میٹا بائی سلفائیٹ کو چینی کی پیالی میں تھوڑا سا پانی ڈال کر اچھی طرح سے حل کر کے اس میں ملا دیں۔ اب اسکوائش بوتلوں میں بھرنے کے لئے بالکل تیار ہے۔ شیشے کی صاف اور خشک بوتلوں میں اسکوائش کو بھر دیں۔ بوتلوں کو اسکوائش سے پورا ہرگز نہ بھریں۔ اوپر سے تقریباً ½ انچ جگہ خالی چھوڑ دیں اب بوتلوں کا منہ صاف اور نئے کارکوں سے اچھی طرح سے بند کرنے جائیں

ایک پیالہ میں موم گرم کر لیں اور بوتلوں کو الٹا کر کے اس میں اس طرح ڈبوئیں کہ موم بوتلوں کے منہ پر اچھی طرح چپک جائے اور بوتلیں ہوا بند ہو جائیں۔

احتیاطیں

(۱) سکوائش بنانے کے لئے سٹین لیس سٹیل، تام چینی یا پلاسٹک کے برتن استعمال کئے جائیں

(۲) بوتلوں کو ابلتے ہوئے پانی سے اچھی طرح دھو کر خشک کر لیں یا پھر پوٹاشیم میٹا بائی سلفائٹ سے اچھی طرح دھوئیں۔ کارک بھی چند منٹ تک پانی میں ابال لیں اور صاف کپڑے سے خشک کر لیں۔

(۳) سکوائش کو کم از کم پندرہ دن کے بعد استعمال کرنا شروع کریں۔

(۴) پوٹاشیم میٹا بائی سلفائیٹ ایک زہریلی دوا ہے لہٰذا اس کا استعمال صحیح طریقہ اور احتیاط سے کریں۔

مالٹے کا مارملیڈ

(۱) پکے ہوئے پھل کو اچھی طرح دھو کر صاف کر لیں

(۲) دو سیر مالٹے اور ایک سیر کھٹے لیموں یا گلگل لے کر ان کو اچھی طرح دھو کر زرد رنگ کا باہر والا چھلکا اتار لیں اور پانی میں رکھتے جائیں۔

(۳) چھیلے ہوئے پھلوں کو دو منٹ تک ابلتے ہوئے پانی میں ڈال دیں تاکہ کڑواہٹ کم ہو جائے پھر اس پھل کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹ لیں اور کسی پتیلے میں ڈال کر اتنا پانی ڈالیں کہ ٹکڑے ڈوب جائیں۔

(۴) ان ٹکڑوں کو آدھ گھنٹہ تک ابال کر کسی موٹے کپڑے یا جیلی بیگ میں ڈال کر بغیر نچوڑے رس چھان لیں۔ یہی عمل دو دفعہ کریں اور تمام رس کو اکٹھا کر لیں

(۵) تمام رس کسی لوہے یا چینی کے برتن میں ڈال کر رات بھر پڑا رہنے دیں۔ دوسرے روز

اوپر والا رس آہستہ سے نتھار لیں تاکہ نیچے کا گدلا پن شامل نہ ہو۔

(۶) ایک چمچہ رس ٹیسٹ ٹیوب میں ڈال کر اس میں تین چمچ۔ میتھلیٹڈ سپرٹ کے ڈالیں۔

(ا) اگر رس کا ایک بڑا تودا بنے تو پیکٹن کافی ہے۔

(ب) اگر رس کے دو یا تین تودے بنیں تو پیکٹن درمیانی ہے۔

(ج) اگر رس کے دانے دانے بنیں یا پانی کی طرح ہے تو اس میں پیکٹن کی مقدار بہت کم ہوگی اسے دوبارہ پکایا جائے تاکہ پیکٹن مناسب ہو جائے۔

(۷) (ا) زیادہ پیکٹن کی مقدار والے رس کے ایک کپ کے لئے ایک کپ چینی ڈالیں۔

(ب) درمیانی پیکٹن والے رس کے ایک کپ کے لئے ¾ کپ چینی ڈالیں۔

(۸) دو مالٹوں کا باہر والا زرد چھلکا اتار کر اس کو باریک لمبے رخ کاٹ لیں پھر ان قاشوں کو تین دفعہ تھوڑا تھوڑا پانی ڈال کر دس دس منٹ تک اُبالیں تاکہ کڑواہٹ دور ہو جائے۔

(۹) محلول کو تھوڑا سا گرم کریں۔ جب چینی حل ہو جائے تو دوبارہ کپڑے سے چھان لیں تاکہ محلول صاف ہو جائے۔

(۱۰) اب صاف محلول کو پکائیں جب درجہ حرارت ۲۱۲ فارن ہیٹ ہو جائے یعنی اُبلنے لگے۔

تو پہلے سے تیار کی ہوئی قاشوں کو رس میں ڈال دیں اور پکاتے جائیں اور کڑچھی سے جھاگ اتارتے جائیں۔ جب درجہ حرارت ۲۱۲ فارن ہیٹ ہو جائیں یا جب کڑچھی کو رس میں ڈال کر نکالیں تو چادر کی طرح رس گرے تو آگ سے اتار لیں۔

(۱۱) اب مارملیڈ کو ۱۸۰ درجہ فارن ہیٹ تک ٹھنڈا ہونے دیں۔ بعد ازاں کھلے منہ والے مرتبانوں میں ڈالیں جو اچھی طرح صاف اور خشک کئے گئے ہوں لیکن یہ خیال رہے کہ مارملیڈ زیادہ گرم ہو اور نہ ہی زیادہ ٹھنڈا اس لئے ڈالتے وقت درجہ حرارت ۱۸۰ فارن ہیٹ ہونا چاہیئے۔

(۱۲) جب مارملیڈ کچھ ٹھنڈا ہو جائے۔ اوپر جو مَیل آئے اسے آہستہ سے کسی چمچے سے اتار لیں۔

(۱۳) مرتبان ٹھنڈا ہونے کے بعد موم پگھلا کر مارملیڈ پر ڈال کر ہلا دیں تاکہ موم کی ایک تہہ آجائے۔ اور ہوا اندر داخل نہ ہو سکے جب موم ٹھنڈا ہو جائے تو مرتبان صاف کر کے ڈھکنے لگا کر ٹھنڈی اور خشک جگہ رکھیں۔

○

"پیشگوئی مصلح موعود" بقیہ صفحہ ۴

(۱)

جلسہ لاہور میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضؓ نے خدائے واحد و قہار کی قسم کھا کر نہایت پُرشوکت الفاظ میں اعلان عام فرمایا:۔

"آج میں اس جلسہ میں اُس واحد و قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں ۱۳۔ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور توحید دنیا میں قائم ہوگی"

(الفضل مصلح موعود نمبر ۱۸ فروری ۱۹۵۷ء)

(۲)

اس موقع پر آپ نے جماعت احمدیہ کی عظیم الشان قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"خدا نے مجھے وہ تلواریں بخشی ہیں جو کفر کو ایک لحظہ میں کاٹ کر رکھ دیتی ہیں۔ خدا نے مجھے وہ دل بخشے ہیں جو میری آواز پر ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔ میں انہیں سمندر کی گہرائیوں میں چھلانگ لگانے کے لئے کہوں تو وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کے لئے تیار ہیں۔ میں انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرانے کے لئے کہوں تو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرا دیں۔ میں انہیں جلتے ہوئے تنوروں میں کود جانے کا حکم دوں تو وہ جلتے تنوروں میں کود کر دکھا دیں۔ اگر خودکشی حرام نہ ہوتی۔ اگر خودکشی اسلام میں ناجائز نہ ہوجاتی تو میں اس وقت تمہیں یہ نمونہ دکھا سکتا تھا کہ جماعت کے سو آدمیوں کو میں اپنے پیٹ میں خنجر مار کر ہلاک ہو جانے کا حکم دیتا اور وہ سو آدمی اسی وقت اپنے پیٹ میں خنجر مار کر مر جاتا۔ خدا نے ہمیں اسلام کی تائید کے لئے کھڑا کیا ہے۔ خدا نے ہمیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بلند کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔"

(الفضل مصلح موعود نمبر ۱۸ فروری ۱۹۵۸ء)

(۳)

پھر آپؓ نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ غلبۂ اسلام کی خبر دیتے ہوئے فرمایا:—

"میں خدا سے خبر پا کر اعلان کرتا ہوں کہ وہ پیشگوئی جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں فرمایا تھا پوری ہو گئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے رؤیا میں مجھے اطلاع دی کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق میں ہوں۔ میں اس خدائے واحد لاشریک لہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ یہ رؤیا جس کا ذکر میں نے کیا ہے خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے میں نے خود نہیں بنایا۔ اگر میں اس بیان میں سچا ہوں اور آسمان و زمین کا خدا شاہد ہے کہ میں سچا ہوں تو یاد رکھنا چاہیئے کہ آخر ایک دن میرے اور میرے شاگردوں کے ذریعہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ ساری دنیا پڑھے گی اور ایک دن آئے گا جب ساری دنیا پر اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ شان کے ساتھ اسلام کی حکومت قائم ہو جائے گی۔ جیسا کہ پہلی صدیوں میں ہوئی تھی۔"

(رسالہ الفرقان قادیان۔ اپریل ۱۹۴۴ء)

○

مطالعہ کتب

ماہ فروری (تبلیغ) میں خدام کے مطالعہ کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سرِّ الشہادتین" مقرر ہے۔ خدام اس کا بالالتزام مطالعہ کریں۔

(مہتمم تعلیم)

●

Tabligh 1357 H.S.—February 1978 Monthly KHALID Rabwah Regd. No. L5830
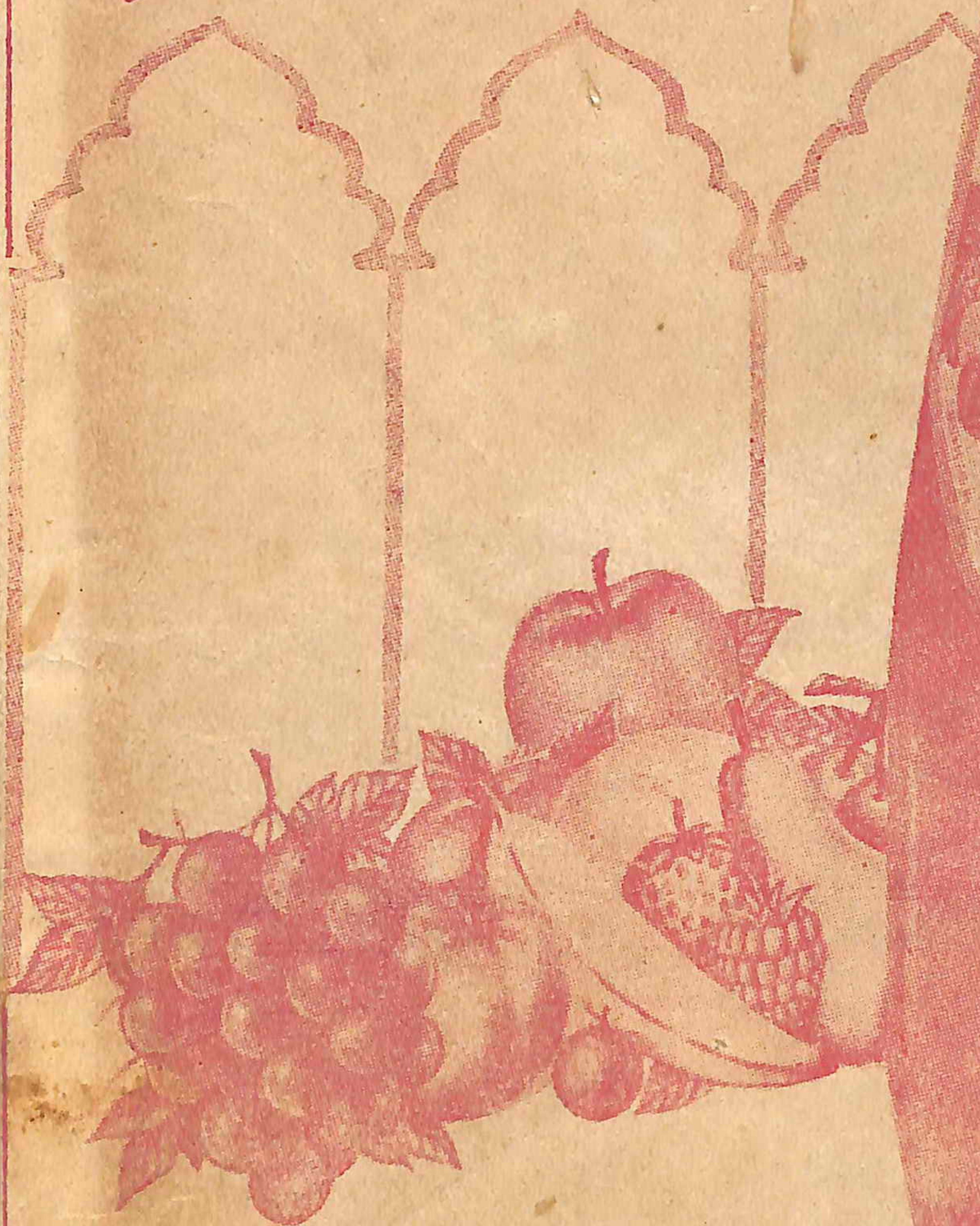
Printed at the Nusrat Art Press, Rabwah.